عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوت

جلد نمبر ۱۵ | ۱۴ تا ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۱۷ھ بمطابق ۲۴ تا ۳۰ جنوری ۱۹۹۷ء | شمارہ نمبر ۳۵

نگران حکومت کی ایک اور بڑی حماقت

عصرِ حاضر کے دینی تقاضے اور اہلِ علم کی ذمّہ داریاں

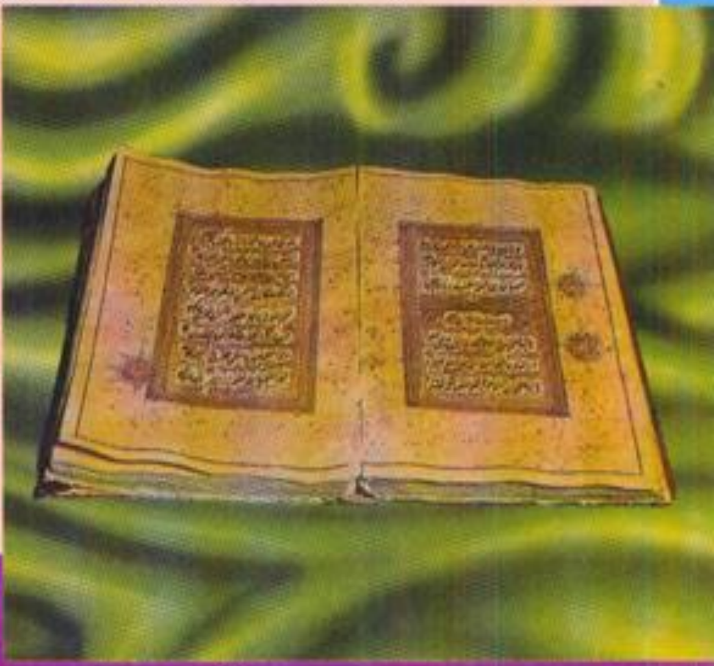

رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو ہدایت ہے انسانوں کے لئے ہدایت کی نشانیاں ہیں اس میں اور فرق کرنے والا ہے حق اور باطل میں

مرزا غلام احمد قادیانی اور فرض عبادات

مرزا اور مرزائی ذریت کے اختلاف پر ایک نظر

ڈاکٹر عبد السلام کو نوبل انعام کیوں ملا؟

قیمت: ۵ روپے

اذان کے وقت سحری کھانا پینا

س ..... اگر کوئی آدمی صبح کی اذان کے وقت بیدار ہو تو وہ روزہ کس طرح رکھے؟

ج ...... اگر اذان صبح صادق کے بعد ہوئی ہو (جیسا کہ عموماً صبح صادق کے بعد ہی ہوا کرتی ہے) تو اس شخص کو کھانا پینا نہیں چاہئے ورنہ اس کا روزہ نہیں ہوگا' بغیر کچھ کھائے پیے روزے کی نیت کرے۔ ہاں اگر اذان وقت سے پہلے ہوئی ہو تو دوسری بات ہے۔

سحر کا وقت سائرن پر ختم ہوتا ہے یا اذان پر

س ..... رمضان المبارک میں سحری کا آخری وقت کب تک ہوتا ہے یعنی سائرن تک ہوتا ہے یا اذان تک؟

ہمارے یہاں بہت سے لوگ آنکھ دیر سے کھلنے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے اذان تک سحری کرتے رہتے ہیں' کیا ان کا یہ طرز عمل صحیح ہے؟

ج ...... سحری ختم ہونے کا وقت متعین ہے۔ سائرن' اذان اس کے لئے ایک علامت ہیں۔ آپ گھڑی دیکھ لیں اگر سائرن وقت پر بجا ہے تو وقت کے بعد کچھ کھا پی نہیں سکتے۔

سائرن بجتے وقت پانی پینا

س ..... ہمارے یہاں عموماً لوگ سائرن بجنے سے کچھ وقت پہلے سحری کھا کر فارغ ہو جاتے ہیں اور سائرن بجنے کا انتظار کرتے رہتے ہیں جیسے ہی سائرن بجتا ہے ایک ایک گلاس پانی پی کر روزہ بند کر لیتے ہیں کیا ایسا کرنا صحیح ہے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ کہیں سائرن بجنے کا مطلب یہ تو نہیں ہوتا کہ سحری کا وقت ختم ہو چکا ہے؟

ج ..... سائرن ایک منٹ پہلے شروع ہوتا ہے اس لئے اس دوران پانی پیا جاسکتا ہے بہرحال احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ سائرن بجنے سے پہلے پانی پی لیا جائے۔

سحری کا وقت ختم ہونے کے دس منٹ بعد کھانے پینے سے روزہ نہیں ہوگا

س ۔ ہمارے شہر میں سحری کا آخری وقت تقریباً سوا چار بجے ہے لیکن اگر ہم کسی وقت دس منٹ بعد (چار بجکر ۲۵ منٹ تک) سحری کرتے رہیں تو کیا اس سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے یا نہیں؟

ج ...... نقشوں میں صبح صادق کا جو وقت لکھا ہوتا ہے اس سے دو چار منٹ پہلے کھانا پینا بند کر دینا چاہئے ایک دو منٹ آگے پیچھے ہو جائے تو روزہ ہو جائے گا لیکن دس منٹ بعد کھانے کی صورت میں روزہ نہیں ہوگا۔

روزہ کھولنے کے لئے نیت شرط نہیں

س ..... میں نے یکم رمضان کو (پہلا) روزہ رکھا تھا اور کیونکہ سحری میں' میں نے صرف اور صرف دو گلاس پانی پیا تھا جس کی وجہ سے مجھے روزہ بہت لگ رہا تھا۔ افطار کے وقت میں نے جلدی میں بغیر نیت کے کھجور منہ میں رکھ لی لیکن اسے دانتوں سے چبایا نہیں تھا کہ اچانک مجھے یاد آگیا کہ میں نے نیت نہیں کی ہے اس لئے میں نے کھجور کو منہ میں رکھے ہی رکھے نیت کی اور روزہ افطار کیا تو آیا میرا روزہ اس صورت میں ہوگیا یا مکروہ ہوگیا؟

ج ...... روزہ کھولنے کے لئے نیت شرط نہیں غالباً "افطار کی نیت" سے آپ کی مراد وہ دعا ہے جو روزہ کھولتے وقت پڑھی جاتی ہے۔ افطار کے وقت کی دعا مستحب ہے' شرط نہیں' اگر دعا نہ کی اور روزہ کھول لیا تو روزہ بغیر کراہت کے صحیح ہے' البتہ افطار کے وقت دعا قبول ہوتی ہے' اس لئے دعا کا ضرور اہتمام کرنا چاہئے۔ بلکہ افطار سے چند منٹ پہلے خوب توجہ کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں۔

روزہ دار کی سحری و افطار میں اسی جگہ کے وقت کا اعتبار ہوگا جہاں وہ ہے

س ..... میرے بھائی جان عرب امارات سے روزہ رکھ کر آئے اور یہاں کراچی کے وقت کے مطابق روزہ افطار کیا حالانکہ وہ علاقہ کراچی سے ایک گھنٹہ پیچھے ہے کیا اس طرح انہوں نے ایک گھنٹہ پہلے روزہ افطار کرلیا؟ روزہ کا افطار صحیح ہوا کہ غلط؟ اگر غلط ہوا تو کیا روزہ کی قضا ہوگی؟

ج ..... اصول یہ ہے کہ روزہ رکھنے اور افطار کرنے میں اس جگہ کا اعتبار ہے جہاں آدمی روزہ رکھتے وقت اور افطار کرتے وقت موجود ہو' پس جو شخص عرب ممالک سے روزہ رکھ کر کراچی آئے اس کو کراچی کے وقت کے مطابق افطار کرنا ہوگا۔ اور جو شخص پاکستان سے روزہ رکھ کر مثلاً سعودی عرب گیا ہو اس کو وہاں کے غروب کے بعد روزہ افطار کرنا ہوگا' اس کے لئے کراچی کے غروب کا اعتبار نہیں۔

○

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوة

جلد ۱۵ شمارہ ۳۵

۲۴ تا ۳۰ رمضان المبارک ۱۴۱۷ھ
بمطابق ۲۴ تا ۳۰ جنوری ۱۹۹۷ء

قیمت ۵ روپے

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول: عبدالرحمٰن باوا

مجلس ادارت

- مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر — مولانا نذیر احمد تونسوی
- مولانا منظور احمد حسینی — مولانا محمد جمیل خان
- مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرکولیشن منیجر: محمد انور

قانونی مشیر: حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ڈیزائنر و کمپوزنگ: ارشد دوست محمد، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

نگراں حکومت کی ایک اور بڑی حماقت	۴
مرزا غلام اور فرض عبادات	۶
مرزا اور مرزائی ذریت کے اختلاف پر ایک نظر	۷
ڈاکٹر عبدالسلام کو نوبل انعام کیوں ملا؟	۹
عصر حاضر کے دینی تقاضے اور اہل علم کی ذمہ داریاں	۱۱
اعتکاف	۱۳
طب نبوی	۱۹
اخبار ختم نبوت	۲۱
تبصرہ کتب	۲۳
سجدہ سہو سے نماز کی درستگی	۲۵

زر تعاون

سالانہ: ۲۵۰ روپے — ششماہی: ۱۲۵ روپے — سہ ماہی: ۶۵ روپے

بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ
اور ایشیائی ممالک ۶۰ امریکی ڈالر

چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ، کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ، ملتان فون 514122-583486 فیکس 542277

LONDON OFFICE

35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199

پبلشر: عبدالرحمٰن باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۰۳، برنس روڈ، کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نگراں حکومت کی ایک اور بڑی حماقت

نگراں حکومت جب سے برسراقتدار آئی ہے حماقتوں پر حماقتیں کرتی چلی جا رہی ہے خاص طور پر قادیانی مسئلہ پر جس انداز میں یہ حکومت غلطیاں کر رہی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس تمام کارروائی کی پشت پر کوئی طاقت ہے جو پس پردہ قادیانیت سے متعلق تمام راستے صاف کرنا چاہتی ہے۔ پہلے قادیانی وزیر کا تقرر کیا گیا جو احتجاج کے باوجود اب تک برقرار ہے۔ پھر لاہور میں چیف جسٹس کا اس لئے سپریم کورٹ میں تبادلہ کر دیا گیا کہ انہوں نے قادیانیوں کے لئے جج بننے کی سفارش نہیں کی۔ بعض حساس جگہوں پر قادیانیوں کا تبادلہ کیا گیا اب مورخہ ۹ جنوری ۱۹۹۷ء کے اخبار "امت" میں درج ذیل خبر شائع ہوئی جس نے پوری امت مسلمہ کو اضطراب میں ڈال دیا ہے:

> اسلام آباد (این این آئی) وزارت داخلہ نے ساری دنیا میں پاکستانی سفارت خانوں اور سفارتی مشنوں میں کام کرنے والے امیگریشن حکام کو ہدایت کی ہے کہ نئے پاسپورٹ بنوانے کے لئے رجوع کرنے والے قادیانی حضرات کے پاسپورٹوں کے مذہب کے خانے میں غیر مسلم یا قادیانی لکھنے کے بجائے احمدی لکھا جائے۔ انتہائی باخبر ذرائع کے مطابق نگراں حکومت نے پاکستان کے بارے میں بنیادی حقوق کے تحفظ کی نام نہاد تنظیموں کے بے بنیاد پروپیگنڈے سے خوفزدہ ہو کر یہ فیصلہ کیا ہے تاکہ انسانی حقوق کے حوالے سے عالمی سطح پر پاکستان کی پوزیشن کو بہتر بنایا جائے۔
> (روزنامہ "امت" ۹ جنوری ۹۷ء)

اگر یہ خبر صحیح ہے تو اس سے زیادہ آئین پاکستان کی توہین اور نہیں ہو سکتی اور نگراں حکومت کے بارے میں واضح طور پر کہا جا سکتا ہے کہ وہ قادیانیوں کی آلہ کار ہے۔ قادیانیوں کو "احمدی" لکھوانے کا حکم دینا دفعہ (۲۹۸۔ سی) کے تحت جرم ہے۔ احمد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے اور قرآن میں واضح طور پر یہ نام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے استعمال ہوا ہے۔ احمدی آڑ لے کر قادیانی مسلمانوں کو دھوکہ دے کر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور پھر اپنے جھوٹے مذہب کی تبلیغ کرتے ہیں۔ اس ہدایت کو جاری کر کے حکومت نے خود اپنے آئین کی خلاف ورزی کی ہے۔ نگراں حکومت کو اپنا یہ حکمنامہ فوری طور پر واپس لینا چاہئے ورنہ قوم کو نگراں حکومت کے خلاف تحریک چلانی پڑے گی' خدا کے لئے نگراں حکومت مسلمانوں کے جذبات سے نہ کھیلے۔ ورنہ یہ اس کے لئے مہنگا پڑے گا۔

نگراں وزیر اعلیٰ کا آبائی گاؤں میں تعاقب

ممتاز بھٹو..................نام یا گالی؟

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے قادیانی وزیر کی تقرری کے وقت سے ہی احتجاج کا سلسلہ جاری ہے۔ سندھ میں ہڑتال ہوئی' کراچی

میں مظاہرے اور ریلی نکالی گئی۔ ہفتہ ختم نبوت منایا گیا لیکن نگراں حکومت ٹس سے مس نہیں ہوئی اس لئے مجلس عمل نے فیصلہ کیا کہ نگراں وزیر کے گھر جاکر اس کے ووٹروں کے ذریعے اس کو پیغام دیا جائے کہ اگر اس نے قادیانیت نوازی نہیں چھوڑی تو اس کی اپنی قوم اس کو مسترد کردے گی اس سلسلے میں ڈاکٹر خالد محمود سومرو سیکریٹری جنرل جمیعت علماء اسلام صوبہ سندھ کو نگراں مقرر کیا گیا۔ ڈاکٹر خالد محمود سومرو نے مولانا جمال اللہ الحسینی اور دیگر علماء کرام کے تعاون سے ایک ہفتہ نگراں وزیر اعلیٰ کے آبائی حلقے لاڑکانہ ضلع کے ایک ایک علاقے کا دورہ کیا اور منگل دوپہر بارہ بجے رتوڈیرو چوک کو جاں نثاران ختم نبوت سے بھردیا۔ قافلہ امیر شریعت ہر طرف سے رتوڈیرو کی طرف رواں دواں تھا اور ایک ہی نعرے لگارہا تھا۔ نبی کے دشمن نامنظور' قادیانیت نوازی مردہ باد' قادیانی وزیر کو برطرف کرو۔ ساڑھے بارہ بجے کارروائی شروع ہوئی۔ ہر مقرر جب تقریر کے لئے آتا۔ مجمع جوش و خروش سے نعرے لگاتے ہوئے رتوڈیرو کو ہلادیتا۔ ڈاکٹر خالد محمود سومرو نے تفصیلی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کو کسی صورت میں برداشت نہیں کریں گے ہماری دوستی بھی اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور دشمنی بھی اللہ تعالیٰ کے لئے ہے کل ہم نے انہیں انتخابات میں جتوایا تو آنکھیں پھیرلیں' ہم کسی نام سے تیرے دربار میں نہیں گئے' ایک ہی دینی مطالبہ کیا ہے۔ اس میں تیرا فائدہ ہے' اگر تم نے قادیانی وزیر کو برطرف نہیں کیا تو ہم تیرے ایک ایک امیدوار کا مقابلہ کریں گے۔ تیری قادیانیت نوازی کی وجہ سے تیرا گھر گھر تعاقب کریں گے۔ ایک ایک ووٹر کو تیرے خلاف اٹھائیں گے' تیرے بچے کی ضمانت اللہ تعالیٰ کی امداد سے ضبط کرائیں گے تجھ کو آج تک غدار اور دوست کے درمیان فرق محسوس نہیں ہوا؟ ایک قادیانی کے لئے تو اپنے آپ کو پورے سندھ کا ملعون کررہا ہے۔ یاد رکھ اگر قادیانی وزیر کو برطرف نہ کیا تو ممتاز بھٹو کا نام سندھ میں گالی بنادیا جائے گا۔ لوگ تیرے منہ پر تھوکیں گے' صدر اور وزیر اعلیٰ ممتاز بھٹو دونوں قادیانی وزیر بنانے کے مجرم ہیں اس لئے قوم ان کو کبھی معاف نہیں کرے گی اور اگر انہوں نے قادیانی وزیر کو برطرف نہ کیا تو پاکستان کی تاریخ میں ان کا نام دینی مجرمین کی حیثیت سے لکھا جائے گا اور فاروق احمد خان لغاری کی نمازیں اور تہجدیں دھری کی دھری رہ جائیں گی۔ مولانا عبدالحلیم صدیقی صدر مجلس عمل نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم مسلمانوں کی جان و مال کے تحفظ کے لئے پرامن تحریک چلارہے ہیں اگر حکومت نے اس کو حل نہ کیا تو نگراں حکومت کے خلاف بھی جہاد کا علم بلند کیا جائے گا مظاہرہ سے شیخ الحدیث مولانا علی محمد حقانی' مولانا عطاء اللہ' مولانا محمد صدیق' مولانا محمد صدیق مینگیر' مولانا امیر حسن بروہی' حاجی عبدالحمید جروار' مولانا اقبال احمد سومرو' میاں سراج احمد شاہ امروٹی' حافظ غلام رسول' حافظ محمد عثمان' جمیلانی' مولانا سعید احمد چانڈیو' مولانا منیر احمد منفور' حافظ عبدالقادر سیال' مولانا حفیظ الرحمان سومرو' مولانا اللہ داد خیر خواہ نے بھی خطاب کیا۔ ہزاروں مظاہرین نے اس بات کا عزم کیا کہ وہ ممتاز بھٹو کے حلقے میں جاکر اس کا گھیراؤ کریں گے اور اس کو مجبور کریں گے کہ وہ قادیانی وزیر کی حمایت چھوڑ دے ورنہ ووٹر اس کو ووٹ نہیں دیں گے۔ پاکستان کی تاریخ میں قادیانیت نواز شخص کا انجام اچھا نہیں ہوا۔ قائد اعظم محمد علی جناح سے لے کر خواجہ ناظم الدین تک تاریخ اس کی گواہ ہے۔ آئندہ کی تاریخ صدر فاروق احمد لغاری اور ممتاز بھٹو کے فیصلے کی منتظر ہے سیاہ باب یا روشن باب؟ فیصلہ ممتاز بھٹو اور صدر فاروق احمد لغاری نے کرنا ہے۔ مسلمانوں کے ساتھ حشر یا قادیانیوں کے ساتھ حشر؟ اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماگئے ہیں جو جس سے محبت رکھے گا قیامت کے دن اس کا حشر ان کے ساتھ ہوگا انسان کی شناخت ان کے دوستوں سے ہوتی ہے۔ آج تک یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ قادیانی وزیر ایسی کون سی ضرورت ہے جس کی وجہ سے اس کی تقرری باقی رکھنے پر اتنا اصرار ہے۔ اگر ممتاز بھٹو محض علماء کرام کی ضد کی وجہ سے ایسا کررہے ہیں تو یہ ضد ان کو مہنگی پڑے گی صرف آخرت کے حوالے سے ہی نہیں بلکہ دنیا کے حوالے سے بھی۔ قادیانیت وہ سانپ ہے جو سب سے پہلے اپنے دوستوں کو ڈستا ہے نگراں وزارت تو ویسے بھی چند روز کا کھیل ہے۔ چند روزہ کھیل کے لئے اتنی بڑی جرات اور حماقت خسارہ کا سودا ہے اس لئے اب بھی وقت ہے ممتاز بھٹو صاحب فیصلہ کرلیں۔ صدر فاروق احمد لغاری صاحب فیصلہ کرلیں۔ ان کی زندگی مسلمانوں کے ساتھ گزرنی ہے۔ مرنا جینا مسلمانوں کے ساتھ ہے۔ ان سے دشمنی مول لینا مناسب نہیں ہے۔ خدا کرے۔ صدر فاروق احمد لغاری اور ممتاز بھٹو عقل سے کام لیں اور قادیانی وزیر کی حمایت ترک کردیں اور فوری طور پر قادیانی وزیر کو برطرف کردیں۔

مرزا غلام اور فرض عبادات

عبدالحق تمنا......کراچی

اپنے محسن کا شکریہ ادا کرنا انسان کی فطرت میں شامل ہے۔ اور اللہ کی بے شمار نعمتوں کا شکر ادا کرنا بھی انسان کی فطرت کے عین مطابق ہے۔ کفار بھی اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہیں لیکن وہ اپنی لاعلمی کی وجہ سے اس کا شکر ادا نہیں کرتے جو ان کا اور تمام نعمتوں کا خالق ہے۔ انسان کو یہ مسئلہ پیش آیا کہ اتنی بہت سی نعمتوں کا شکر کس طرح ادا کیا جائے تو اللہ نے اپنی رحمت سے یہ مسئلہ بھی حل کردیا۔ یوں تو اللہ کی مصلحتیں اللہ ہی جانتا ہے لیکن انسان کی ناقص عقل یہ بتاتی ہے کہ فرض عبادات (نماز' روزہ' زکوۃ' حج' جہاد) کے جہاں اور مقاصد ہیں وہاں ایک یہ بھی ہے کہ ان کو ادا کرنا اللہ کا شکر ادا کرنا ہے اور شکر ادا کرنے کے بعد مزید نعمتوں کے لئے دعا کرتا ہے۔

اللہ جس کو چاہتا ہے ان عبادات کا موقع دیتا ہے اور جن کو نہیں چاہتا ان عبادات سے محروم کردیتا ہے۔ کفار تو خیر ان عبادات سے محروم ہیں ہی لیکن جو مسلمان شیطان کے بہکاوے میں آجاتے ہیں ان کے لئے اللہ ایسے حالات پیدا کردیتا ہے کہ وہ ان عبادات سے محروم ہوجاتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ فرض عبادات میں سے کوئی بھی عبادت مرزا صحیح طور پر نہ کرسکا۔

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ تمام عبادات کے لئے جسم و لباس کے علاوہ دل کی طہارت بھی ضروری ہے۔ دل کی طہارت کا مطلب ہے نیت میں خلوص۔ مرزا جی کے اپنے بیان کے مطابق ان کو دن میں سو سو بار پیشاب آتا تھا اور دست بھی اکثر آتے تھے۔ ظاہر ہے کہ ان کا لباس ہر وقت ناپاک رہتا تھا اور اسی لباس میں وہ نماز ادا کرتے تھے۔ قادیانیوں کا کہنا ہے کہ پیشاب کی زیادتی چونکہ ان کے اختیار سے باہر تھی اس لئے ان کے لئے اس ناپاک لباس میں نماز پڑھنا جائز تھا۔ میں ان سے یہ عرض کروں گا کہ پہلے بھی ایسے لاکھوں مسلمان گزرے ہیں اور اللہ کے فضل سے اب بھی موجود ہیں جو رات کا کھانا یا تو بالکل کھاتے ہی نہیں یا پیٹ بھر کر نہیں کھاتے کہ پیٹ بھر کر کھانا کھانے سے نیند گہری آتی ہے اور فجر کی نماز قضا ہوجانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ وہ لوگ صرف اس لئے ایسا کرتے ہیں کہ ان کی نیت میں خلوص ہوتا ہے اور وہ نماز کو اہمیت دیتے ہیں۔ مرزا صاحب کو تو طبیب ہونے کا بھی دعویٰ تھا۔ اپنے اور دوسروں کے امراض کی تشخیص بھی کرتے تھے اور دوائیں بھی تجویز کرتے تھے۔ کیا انہیں نہیں معلوم تھا کہ گڑ اور پلومر کی شراب سے پیشاب میں اضافہ ہوجاتا ہے اگر ان کی نیت میں خلوص ہوتا اور نماز کو اہمیت دیتے تو شاید پیشاب میں کمی آجاتی اور ساری نہیں تو کم از کم کچھ نمازیں تو پاک لباس میں پڑھ ہی لیتے۔

طہارت کے بعد ان کی نماز کا جائزہ لیجئے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ مرزا جی کو ساری نمازیں مسجد میں ادا کرنے کا شرف حاصل نہیں ہوا۔ ان کے چیلوں نے ان کی سوانح حیات میں لکھا ہے کہ جب مرزا جی گھر پر نماز پڑھتے تھے تو ان کے تمام گھر والے مقتدی ہوتے تھے اور وہ خود امامت کرتے تھے لیکن ان کی بیگم ان کے برابر کھڑی ہوتی تھیں۔ انگریزی میں ان کو (کو۔امام) اور اردو میں (ہم امام) کہا جاتا ہے (جس طرح ہم جماعت یا ہم زلف کہا جاتا ہے) اس کا مطلب یہ ہے کہ مرزا جی مسجد میں ساری نمازیں پڑھنے سے محروم رہے اس کے علاوہ جب مرزا جی کے ملازم نے مسجد میں مرزا جی کے نبی ہونے کا اعلان کیا تو مرزا مسجد میں موجود نہیں تھے۔ (یہاں پر موضوع سے ذراہٹ کر ایک اہم بات کی طرف اشارہ ضروری ہے۔ مرزا جی نے ملازم کو بھیجا ہوگا کہ وہ ان کی نبوت کا اعلان کرکے نمازیوں کا رد عمل دیکھے اور مرزا کو رپورٹ دے۔ مرزا کا پروگرام غالباً" یہ تھا کہ اگر لوگ مخالفت کرتے تو مرزا اگلی نماز میں آکر ملازم کو ڈانٹتے اور کہتے کہ میں نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا) کئی جگہ مرزا نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ سرچکرانے اور دوسری بیماریوں کی وجہ سے وہ بہت سی نمازوں کے ادا کرنے سے محروم رہے۔

نماز کے بعد روزہ دوسری فرض عبادت ہے۔ اس عبادت کے بارے میں بھی مرزا اور ان کے چیلوں نے اعتراف کیا ہے کہ بیماری اور کمزوری کی وجہ سے وہ روزہ رکھنے سے محروم رہے۔ پرلطف بات یہ ہے کہ مرزا نے روزوں سے بچنے کے لئے تو اپنی بیماری اور جسمانی کمزوری کو بہانہ بنالیا لیکن جب محمدی بیگم کا عشق سر پر سوار ہوا تو اپنی کمزوری اور بیماری بھول گئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر انہیں اللہ کے احکامات سے ذرا بھی محبت ہوتی تو اپنی بیماری اور کمزوری کے باوجود روزے رکھتے۔

جہاں تک زکوۃ کا تعلق ہے ان کے کسی ماننے والے نے اپنی کسی کتاب میں ان کے زکوۃ دینے کا تذکرہ نہیں کیا۔ زکوۃ کے حوالے سے مرزا کئی گناہوں کے مرتکب ہوئے پہلا گناہ تو ان کا یہ

باقی صفحہ ۱۸ پر

مرزا اور مرزائی ذریّت کے اختلاف پر ایک نظر

مرزا غلام احمد قادیانی کے بعد مرزا محمود احمد قادیانی (مرزائی) فتنہ کے دوسرے سربراہ تھے۔ مرزا محمود احمد کو اپنے باپ مرزا غلام احمد سے اختلاف تھا' ان چند سطور میں باپ بیٹے کے باہمی اختلاف کا مختصراً" جائزہ لیں گے۔

باپ بیٹے کے مابین پہلا اختلاف : مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا کہ "بات یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کے نام اپنے اندر جمع رکھتے ہیں"۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۴۳)

مرزا محمود احمد اس کے خلاف اخبار الفضل قادیان ۲۹ جون ۱۹۱۷ء کے صفحہ ۵ پر لکھتے ہیں کہ :

❑ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گزشتہ انبیاء کے نام دیئے گئے تھے حضرت یحیٰی کو صرف ایک نبی کا نام دیا گیا مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا غلام احمد قادیانی) کو جن کے لئے حضرت یحیٰی ایک دلیل کے طور پر ہیں تمام گزشتہ انبیاء کے نام دیئے گئے ہیں۔"

باپ بیٹے کے مابین دوسرا اختلاف : مرزا غلام احمد نے لکھا کہ "انبیاء اس لئے آتے ہیں کہ ایک دین سے دوسرے دین میں داخل کریں اور ایک قبلہ سے دوسرا قبلہ مقرر کرادیں۔ اور بعض احکامات کو منسوخ کریں اور بعض نئے احکام لائیں"۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۳۹)

■ مرزا محمود نے یوں لکھا کہ "نادان مسلمانوں کا خیال تھا کہ نبی کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ نئی شریعت لائے یا پہلے احکام میں سے کچھ منسوخ کرے یا بلاواسطہ نبوت پائے' لیکن اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کے ذریعہ اس غلطی کو دور کرادیا اور بتایا کہ یہ تعریف تو قرآن کریم میں نہیں' قرآن کریم تو یہ فرماتا ہے "**فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول**"۔ (حقیقت النبوت ص ۱۴۳)

باپ بیٹے کے مابین تیسرا اختلاف : مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ

■ "صاحب نبوت تامہ ہرگز امتی نہیں ہوسکتا اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے اس کا کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع اور امتی ہوجانا نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کی رو سے بالکل ممتنع ہے۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے "**وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ**" یعنی ہر ایک رسول مطاع اور امام بنانے کے لئے بھیجا جاتا ہے' اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ کسی دوسرے کا مطیع اور تابع

مولانا محمد اشرف کھوکھر

ہو"۔ (ازالہ اوہام حصہ دوم ص ۵۶۹ مصنفہ مرزا غلام احمد)

❑ مرزا محمود احمد اس کے برعکس لکھتا ہے کہ

■ "بعض نادان کہہ دیا کرتے ہیں کہ ایک نبی دوسرے کا متبع نہیں ہوسکتا اور اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے کہ **وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ** اور اس آیت سے حضرت مسیح موعود' (مرزا غلام احمد) کی نبوت کے خلاف استدلال کرتے ہیں لیکن یہ سب کچھ بسبب قلت تدبر ہے"۔ (حقیقت النبوت ص ۱۵۵)

باپ بیٹے کے مابین چوتھا اختلاف : مرزا غلام احمد قادیانی نے آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۴۲ پر لکھا کہ "مسیح موعود کی گواہی قرآن کریم میں اس طرح پر لکھی گئی ہے کہ **مبشرا برسول یاتی من بعد اسمہ احمد** یعنی میں ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے مرنے کے بعد آئے گا' نام اس کا احمد ہوگا پس اگر مسیح اس عالم جسمانی سے گزر نہیں گیا تو اس سے لازم آتا ہے کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اب تک اس عالم جسمانی میں تشریف فرما نہیں ہوئے کیونکہ نص اپنے کھلے کھلے الفاظ میں فرمارہی ہے کہ جب مسیح اس عالم جسمانی سے رخصت ہوجائے گا۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم جسمانی میں تشریف لاویں گے"۔

❑ اس کے برعکس مرزا محمود احمد لکھتا ہے:

■ "پس اس آیت یعنی **مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد** میں جس رسول احمد نام والے کی خبر دی گئی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہوسکتے' ہاں اگر وہ تمام نشانات جو اس احمد نام والے رسول کے لئے ہیں یہ آپ کے وقت میں پورے ہوں' تب بیشک ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس آیت میں احمد نام سے مراد احمدیت کی صفت کا رسول ہے کیونکہ جب تمام نشانات آپ میں پورے ہوگئے تو پھر کسی اور پر اس کے چسپاں کرنے کی وجہ کیا ہے لیکن یہ بات بھی نہیں"۔ (انوار خلافت ص ۲۳ مرزا محمود احمد)

باپ بیٹے کے مابین پانچواں اختلاف : مرزا غلام احمد نے لکھا کہ:

■ "اگر یہ اعتراض پیش کیا جائے کہ مسیح کا مثل بھی نبی چاہئے' کیونکہ مسیح نبی تھا تو اس کا اول جواب تو یہی ہے کہ آنے والے مسیح کے لئے ہمارے سید و مولا نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی بلکہ صاف طور پر یہی لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا"۔ (توضیح المرام ص ۹)

■ مرزا محمود احمد یوں لکھتا ہے "دوسری دلیل حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کے نبی ہونے پر

یہ ہے کہ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی کے نام سے یاد فرمایا ہے اور نواس بن سمعان کی حدیث میں نبی اللہ کر کے آپ کو پکارا گیا ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شاہد ہیں اس امر کے کہ حضرت مسیح موعود نبی ہیں"۔ (حقیقۃ النبوۃ ص ۱۸۹)

(نعوذ باللہ ......ناقل)

باپ بیٹے کے مابین چھٹا اختلاف : مرزا غلام احمد قادیانی کا قول مکتوب احمدیہ ج ۳ نمبر ۲ پر یوں درج ہے کہ "مسیح کو جو بزرگی ملی وہ بوجہ تابعداری حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ملی کیونکہ مسیح آنجناب پر ایمان لایا اور بوجہ اس ایمان کے مسیح نے نجات پائی۔ پس قرآن کی رو سے مسیح کے منجی پاک ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔"

❏ مرزا محمود نے اپنے باپ کے خلاف لکھا کہ:

۱ "اسی طرح نبوت کے لحاظ سے حضرت مسیح ناصری اور حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) دونوں نبی ہیں۔ فیضان پانے کے لحاظ سے حضرت مسیح ناصری نے براہ راست فیضان پایا ہے اور حضرت مسیح محمدی (غلام احمد) نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سب کچھ حاصل کیا ہے۔" (حقیقۃ النبوۃ ص ۱۴۲)

باپ بیٹے کے مابین ساتواں اختلاف : مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا کہ:

"حضرت موسیٰ کی اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے"۔ (الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۵)

مرزا محمود نے اس کے برعکس لکھا کہ:

"میں نے "القول الفصل" میں لکھا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی امتی نبی نہیں آسکتا تھا۔ اس لئے کہ آپ سے پہلے جس قدر انبیاء گزرے ہیں، ان میں یہ قوت قدسیہ نہ تھی جس سے وہ کسی شخص کو نبوت کے درجے تک پہنچا سکتے اور صرف ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ایک انسان کامل گزرے ہیں جو نہ صرف کامل بلکہ مکمل تھے یعنی دوسروں کو کامل بنا سکتے تھے"۔ (حقیقۃ النبوۃ ص ۲۰)

❏ یہ فتنہ قادیانیت کے گروہوں یعنی مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے بیٹے مرزا محمود احمد قادیانی جو کہ فتنہ قادیانیت کا دوسرا سربراہ تھا کے درمیان اختلافات کی ایک جھلک تھی جو آپ نے ملاحظہ کی۔ اسی طرح کے بیسیوں اختلافات مرزا اور مرزائی ذریت میں پائے جاتے ہیں لیکن مرزائی مرزا قادیانی اور دوسرے گروؤں کو جھوٹا سمجھنے کے باوجود صرف دنیاوی منفعت کے حصول کی وجہ سے برملا ان کو جھوٹا نہیں کہتے اور ڈھٹائی سے کام لیتے ہیں۔ تاویلات کا سہارا لے کر اپنے آبا اور آقا فرنگی کی طرح امت مسلمہ کا شیرازہ بکھیرنے کے درپے ہیں۔

نعوذ باللہ من شر الوسواس الخناس

ہم مرزائیوں سے پوچھتے ہیں کہ تم مرزا کو سچا کہتے ہو یا مرزا محمود کو؟

ڈاکٹر عبدالسلام کو نوبل انعام کیوں ملا؟

محمد ازہر

گزشتہ ماہ معروف قادیانی اور نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام کی موت کی خبر کو حسب مزاج و فطرت عالمی ذرائع ابلاغ بی بی سی اور وائس آف امریکہ وغیرہ نے اسلام دشمنی سے بھرپور تبصروں کے ساتھ نشر کیا' مگر دکھ اس بات پر ہوا کہ بعض پاکستانی اخبارات میں بھی آنجہانی کے بارے میں ایسے مضامین شائع ہوئے جن میں اسے نوبل انعام یافتہ ہونے کے حوالے سے نابغہ روزگار شخصیت اور محیر العقول ہستی قرار دیتے ہوئے پاکستان سے اس کی محبت و وفا کے گن گائے گئے ہیں اور یہ تاثر دیا گیا کہ وہ خاک وطن سے پیار کرنے والی عظیم شخصیت تھی مگر اسے اور اس کی قوم کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ملک سے باہر رہنے پر مجبور کیا گیا وغیرہ وغیرہ۔

روزنامہ خبریں میں جناب انور سدید اور محترمہ افضل توصیف کے مضامین بھی اعتدال سے معری تھے۔ اس لئے پراپیگنڈہ کے اس غبار میں چند حقائق از سر نو ذہن میں تازہ کرنے کی ضرورت ہے۔

○ نوبل انعام سویڈن کے سائنس دان "الفرڈ نوبل" کی یاد میں اس شخص یا اشخاص کو دیا جاتا ہے جو فزکس' فزیالوجی' کیمسٹری یا میڈیسن' ادب اور امن کے شعبوں میں کوئی نمایاں اور امتیازی کارنامہ انجام دیں۔ ۱۰ دسمبر ۱۹۷۹ء کو یہ انعام طبیعات کے شعبہ میں کام کرنے والے تین اشخاص کو مشترکہ طور پر دیا گیا جن میں ایک ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی تھے۔ قادیانیوں نے اپنے مخصوص مفادات کے تحت پوری دنیا میں بالعموم اور پاکستان میں بالخصوص اس انعام کی غیر معمولی تشہیر کی اور اسے مرزا غلام احمد قادیانی کی صداقت و نبوت کا معجزہ قرار دیا۔ حالانکہ ایک صدی قبل شروع ہونے والا یہ انعام اس سے پہلے متعدد یہودیوں' عیسائیوں اور ہندوؤں کو مل چکا ہے۔ ہر سال ملنے والا یہ انعام ہندو سری' وی رمن' بنگالی ہندو ادیب رابندر ناتھ ٹیگور' امریکہ کے ہنری کسنجر' سابق اسرائیلی وزیر اعظم مسٹر بیگن اور مشہور عیسائی راہبہ "ٹریسا" کو بھی مل چکا ہے مگر کسی ہندو' یہودی اور عیسائی نے یہ احمقانہ دعویٰ نہیں کیا کہ اسے نوبل انعام ملنا ہندومت' یہودیت' یا عیسائیت کی حقانیت کی دلیل ہے۔ اسے خرق عادت واقعہ کے طور پر پیش کرنا صرف قادیانیوں کی شعبدہ کاری ہے۔ البتہ نوبل انعام یافتگان میں ایک قدر مشترک ہے کہ وہ سب کے سب غیر مسلم ہیں اور منصفان سویڈن کی نظر میں اب تک کوئی مسلمان اس "شرف" کو حاصل نہیں کر سکا۔ جو لوگ رابندر ناتھ ٹیگور کو ادب کا نوبل پرائز دے سکتے ہوں اور علامہ محمد اقبال مرحوم جیسے مفکر کو نظر انداز کر سکتے ہوں ان کی بالغ النظری کی داد دینی چاہئے۔ علامہ مرحوم کا اس کے سوا کیا جرم ہے کہ وہ ایک سچے' کھرے مسلمان تھے' جبکہ رابندر ناتھ ٹیگور ہندو تھا۔

سائنس کے میدان کو لیا جائے تو کیا وجہ ہے کہ ہمارے ملک کے نامور سائنس دان اور محب وطن سپوت ڈاکٹر عبدالقدیر خان تو نوبل انعام کے لئے نااہل قرار پائیں جبکہ ڈاکٹر عبدالسلام اس کی ہر طرح سے لیاقت رکھتا ہو۔ اسلام دشمنوں کی نظر میں ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے مقابلہ میں ڈاکٹر عبدالسلام میں کوئی "خوبی" تھی تو وہ یہی تھی کہ وہ قادیانی تھا اور اسلام اور مسلمانوں کا یہودیوں سے بڑھ کر دشمن تھا۔ ممکن ہے اس تجزیہ کو کوئی "روشن خیال" تنگ نظری اور تعصب پر محمول کرے۔ ان کی خدمت میں پاکستان کے نامور اور باخبر صحافی' ادیب اور کالم نگار جناب زاہد ملک کی معروف تالیف "ڈاکٹر عبدالقدیر خان اور اسلامی بم" میں ڈاکٹر عبدالسلام کے کردار پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اور ڈاکٹر عبدالسلام کے بارے میں یہ بات کھلا راز ہے کہ وہ پاکستان کے ایٹمی قوت بننے کے خلاف ہیں اور ملتان کانفرنس میں بھٹو سے اسی بات پر بگڑ گئے تھے۔ اسے جو "نوبل پرائز" ملا ہے اس کی حقیقت اس امر سے آشکار ہو جاتی ہے کہ اسے سیاسی مقاصد کے لئے یہودیوں نے آئن سٹائن کی صد سالہ برسی پر اس کے لئے منتخب کیا تھا۔ پھر جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں نیلور پلانٹ کی ڈیزائننگ میں اہم کردار ادا کرنے والے زاہد سعید کو گوشہ گمنامی میں دھکیلنے میں سب سے اہم کردار ڈاکٹر سلام نے ادا کیا۔" (ڈاکٹر عبدالقدیر خان اور اسلامی بم ص ۱۲۴ طبع سوم ۱۹۸۹ء)

ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے اس انٹرویو کا ایک سوال و جواب پیش ہے:

سوال : ڈاکٹر عبدالسلام صاحب (قادیانی) کو جو نوبل انعام ملا ہے اس کے بارے میں آپ کی رائے؟

جواب : میں ڈاکٹر صاحب نے فرمایا "وہ بھی نظریات کی بنیاد پر دیا گیا۔ ڈاکٹر عبدالسلام ۱۹۵۷ء سے اس کوشش میں تھے کہ انہیں نوبل انعام ملے۔ آخر کار آئن شٹائن (یہودی) کے صد سالہ یوم وفات پر ان کا مطلوبہ انعام دے دیا گیا۔ دراصل قادیانیوں کا اسرائیل میں باقاعدہ مشن ہے جو ایک عرصہ سے کام کر رہا ہے۔ یہودی چاہتے تھے کہ آئن اسٹائن کی

برسی پر اپنے ہم خیال لوگوں کو خوش کردیا جائے۔ سو ڈاکٹر عبدالسلام کو بھی انعام سے نوازا گیا۔" (ہفت روزہ "چٹان" لاہور ۲ فروری ۱۹۸۶ء جلد ۲ شمارہ ۷)

○ اخباری مضامین میں یہ بھی کہا گیا کہ "ڈاکٹر عبدالسلام نے اٹلی میں ایک سائنسی ادارہ قائم کیا ہوا تھا اور وہ چاہتے تھے کہ نوجوان پاکستانی سائنس دان اس سے مستفید ہوں۔"

اس کی حقیقت یہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالسلام اول تا آخر قادیانی تھا۔ سائنسی ادارہ کے قیام اور اس کے مقاصد میں بھی اس نے قادیانیت کے فروغ کو شامل رکھا۔ قادیانی ماہنامہ "تحریک جدید" کا یہ اقتباس اصل صورت حال کی نقاب کشائی کرتا ہے۔

"حضور (مرزا طاہر) نے فرمایا اٹلی میں پہلے بھی جماعت کے نمائندے بھجوا کر اٹلی کو جماعت سے متعارف کرانے کی کوشش کی گئی تھی اور اب ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے ذریعے سے بھی ایک تقریب کا بندوبست کیا گیا جس میں توقع سے زیادہ معززین تشریف لائے جو کہ پہلے احمدیت سے متعارف نہ تھے اس میں ٹیلی ویژن کے نمائندے بھی موجود تھے"۔ (تحریک جدید ربوہ ص ۷ اکتوبر ۱۹۸۵ء)

○ جو لوگ ڈاکٹر عبدالسلام کو "محب وطن" قرار دیتے ہوئے اس کی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہیں وہ یہ حقیقت فراموش کردیتے ہیں کہ ڈاکٹر عبدالسلام یہودی لابی کا مہرہ تھا اور قادیانی امت کا ایک ممتاز فرد' اس کی تمام تر وفاداریاں اپنے مذہب افراد سے تھیں۔ چنانچہ حب وطن کا یہ پردہ اس وقت چاک ہوگیا جب ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے آئینی طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا تو ڈاکٹر عبدالسلام صدر پاکستان کے سائنسی مشیر کے عہدے سے احتجاجاً" مستعفی ہو کر لندن چلا گیا اور جب مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے اس کو ایک سائنسی کانفرنس میں شرکت کی دعوت بھجوائی تو اس نے پاکستان کے بارے میں نہایت گندے اور توہین آمیز ریمارکس لکھ کر دعوت نامہ واپس کردیا ہفت روزہ "چٹان" کا درج ذیل اقتباس ملاحظہ فرمائیے۔ "مسٹر بھٹو کے دور میں ایک سائنسی کانفرنس ہورہی تھی۔ کانفرنس میں شرکت کے لئے ڈاکٹر عبدالسلام کو دعوت نامہ بھیجا گیا۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب قومی اسمبلی نے آئین میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے دیا تھا۔ یہ دعوت نامہ جب ڈاکٹر عبدالسلام کے پاس پہنچا تو انہوں نے مندرجہ ذیل ریمارکس کے ساتھ اسے وزیر اعظم سیکریٹریٹ کو بھیج دیا۔ "میں اس لعنتی ملک میں قدم نہیں رکھنا چاہتا جب تک آئین میں کی گئی ترمیم واپس نہ لی جائے۔"

مسٹر بھٹو نے جب یہ ریمارکس پڑھے تو غصے سے ان کا چہرہ سرخ ہوگیا۔ انہوں نے اشتعال میں آکر اسی وقت اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کے سیکریٹری وقار احمد کو لکھا کہ ڈاکٹر سلام کو فی الفور برطرف کردیا جائے اور بلا تاخیر نوٹیفکیشن جاری کردیا جائے۔ وقار احمد نے یہ دستاویز ریکارڈ میں فائل کرنے کے بجائے اپنی ذاتی تحویل میں لے لی تاکہ اس کے آثار مٹ جائیں۔ وقار احمد بھی قادیانی تھے' یہ کس طرح ممکن تھا کہ اتنی اہم دستاویز فائلوں میں محفوظ رہتی۔ (ہفت روزہ چٹان لاہور' ۹ جون ۱۹۸۶ء شمارہ ۲۲)

پاکستان کے خلاف ایسے توہین آمیز الفاظ بکنے والے کو "محب وطن" ہونے کا سرٹیفکیٹ دینا یقیناً بہت دل گردے کی بات ہے۔

ڈاکٹر عبدالسلام کے بارے میں یہ بات کھلا راز ہے کہ وہ پاکستان کے ایٹمی قوت بننے کے خلاف ہیں اور ملتان کانفرنس میں بھٹو سے اسی بات پر بگڑ گئے تھے۔ اسے جو "نوبل پرائز" ملا ہے اس کی حقیقت اس امر سے آشکار ہوجاتی ہے کہ اسے سیاسی مقاصد کے لئے یہودیوں نے آئن سٹائن کی صد سالہ برسی پر اس کے لئے منتخب کیا تھا

○ بعض حضرات یہ منطق پیش کرتے ہیں کہ اسلام ہمیں رواداری اور کشادہ دلی کی تعلیم دیتا ہے۔ عیسائی و یہودی سائنس دانوں کا تذکرہ اگر ان کے مذہب کو زیر بحث لائے بغیر کیا جاسکتا ہے تو قادیانی کو ایک سائنس دان کی حیثیت سے خراج تحسین پیش کرنے میں کیا حرج ہے؟ ان حضرات کی خدمت میں گزارش ہے کہ قادیانیوں کو عیسائی اور یہودی سائنس دانوں کی فہرست میں شمار کرنا ان کی شرانگیزی' اسلام دشمنی اور ملت اسلامیہ کے خلاف گہری سازشوں سے بے خبری کی دلیل ہے۔ یہودی اور عیسائی مسلمانوں کے کھلے دشمن ہیں' نیز وہ اپنا تعارف یہودی اور عیسائی ہی کی حیثیت سے کراتے ہیں' جبکہ قادیانی اپنے باطل مذہب کی اشاعت و ترویج کے لئے "اسلام" کا نام استعمال کرتے ہیں اور نوجوان مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔

اگر آپ کی حکومت و سلطنت کا باغی' مجرم' لائق سزا اور ذاتی اوصاف کے باوجود گردن زدنی ہے تو خدا اور رسولؐ کی سلطنت و نبوت کا باغی اور مجرم قابل مواخذہ کیوں نہیں؟ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ آپ کی حکم عدولی اور بغاوت تو جرم ہے مگر خدا احکم الحاکمین کی حکم عدولی اور بغاوت جرم نہیں۔ رواداری اور کشادہ دلی کا اوصاف کمال ہونا بے محل لیکن خدا اور رسولؐ اور دین و ملت کے غداروں کے لئے رواداری کا وعظ بالکل بے محل ہے جو لوگ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر کفر و ارتداد یعنی قادیانیت کا پرچار کرتے ہوں اور بے خبر مسلمانوں کی متاع ایمان پر مکر و خدع کے ساتھ ڈاکہ ڈالتے ہوں ایسے مجرموں سے چشم پوشی کرنا اگر رواداری اور کشادہ دلی ہے تو بے غیرتی اور بے حسی کا معلوم نہیں کیا نام ہے۔

○

عصرِ حاضر کے دینی تقاضے اور اہلِ علم کی ذمّہ داریاں

محمد عبدالمنتقم سلہٹی

علم دین سے وابستہ افراد کا مینارہ نور (وحی الٰہی) ہے' ان کا سرچشمہ فیض "علوم نبوت" ہے' وحی کی جگمگاتی ہوئی روشنی سے بساط فکر و عمل کو منور کرنا ان کی ذمہ داری ہے' فیضان نبوت کے فرحت بخش' ٹھنڈے سوتوں سے پیاسی انسانیت کی سیرابی کا سامان کرنا ان کا فرض منصبی ہے' خالق سے وہ جس جس طرح مضبوط تعلق قائم کئے ہوتے ہیں' اسی طرح مخلوق خدا کے ساتھ بھی وہ گہری وابستگی اور اٹوٹ رشتہ جوڑے رکھتے ہیں' کیونکہ انسانوں کے جس گروہ کو جس دینی خصوصیت کی بناء پر کوئی عزت و وقعت حاصل ہوئی ہو' اس پر دین کی پابندی دوسروں سے زیادہ فرض ہوجاتی ہے۔

ہمارے اسلاف کا یہ تجدیدی کارنامہ ہے کہ انہوں نے ہر زمانے میں دینی علوم کی ایسی ترجمانی کی کہ ان کی معاصر نسلوں نے اس کو بآسانی قبول کرلیا' منصوصیات کے بارے میں ان کو پہاڑوں کی سی استقامت اور فولاد کی سی صلابت تھی' لیکن اس کی تعبیرو تشریح میں شاخ گل کی لچک اور ریشم کی سی نرمی تھی۔ تیسری صدی میں جب معتزلہ دماغوں پر چھاگئے تھے تو امام ابوالحسن اشعریؒ نے ان کی عقلی اجارہ داری کے خلاف علم بغاوت بلند کیا اور ان کی تردید میں وہی اسلوب اختیار کیا جس کے سہارے معتزلہ نے اپنا علمی تفوق اور ذہنی قیادت قائم کی تھی' بعد میں جب ضرورت پیش آئی تو نئے علم کلام کے ذریعے امام غزالیؒ نے فلسفہ کے شیش محل پر سنگ باری کی' اس طرح یونانی فلسفہ اسلامی اعتقادات پر حملے میں کامیاب نہ ہوسکا۔ لیکن اب سے تقریباً" دوسو سال پہلے سائنسی ایجادات' صنعتی ترقی اور مغربی فلسفہ حیات کی بیک وقت پیش رفت کے موقع پر ہم اس سہ جہتی یلغار کی نوعیت کا صحیح طور پر اندازہ نہ کرسکے' جس کا نتیجہ یہ ہے کہ مغرب کا فلسفہ لادینیت' امت مسلمہ کے مختلف طبقات کے ذہنوں میں آج غیر شعوری ارتداد کی کمین گاہیں قائم کرنے میں کامیاب ہوچکا ہے' آج ملت اسلامیہ کے عقائد و احکام اور روایات و اقدار سب سے زیادہ مغربی دانشوروں' لابیوں اور ذرائع ابلاغ کے حملوں کی زد میں ہیں' انسانی حقوق کے مغربی تصورات کے حوالے سے آج اسلامی احکام اور قوانین کا مذاق آڑایا جارہا ہے' جرائم کی شرعی سزاؤں کو انسانی حقوق کے منافی قرار دیا جارہا ہے' ارتداد اور توہین رسالتؐ پر قدغن کے بارے میں اسلامی قوانین کو آزادی رائے کے بنیادی حق سے متصادم کہا جارہا ہے۔ مغربی فلسفہ کی اس نئی اور تازہ دم یلغار کے سامنے خم ٹھونک کر میدان میں آنا وقت کا اہم ترین تقاضا ہے' اس کے لئے گفتگو اور مباحثہ کے نئے اسلوب اور ہتھیاروں سے اہل علم کو روشناس ہونے کی شدید ضرورت ہے۔ آج کی زبان مشاہدات کی زبان ہے' کسی بھی مسئلہ کو اس کے پس منظر اور نتائج کے ساتھ پیش کرنے کی زبان ہے اور انسانی حقوق کے حوالے سے گفتگو کی زبان ہے ...... مغرب نے "انسانی حقوق" کا جو فلسفہ پیش کیا ہے' اس کی فکری بنیادوں سے ہٹ کر اگر اس کے واقعاتی پہلوؤں کو دیکھا جائے تو چودہ طبق روشن ہونے میں زیادہ وقت نہیں لگے گا کہ مغرب کے نزدیک "انسانی حقوق" کسی فلسفہ یا اصول کا نام نہیں بلکہ یہ محض ایک ہتھیار ہے جو اس نے مخالف قوموں پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے اختیار کررکھا ہے' ورنہ آج مغرب کو بوسنیا کے خلاف سربوں کی جارحیت اور بوسنیا کے مسلمانوں کا گاجر مولی کی طرح کٹتے چلے جانا کیوں نظر نہیں آتا؟ وادی کشمیر میں گھر گھر بہنے والا خون اس کو کیوں دکھائی نہیں دیتا؟ حوا کی بیٹیوں کی دل فگار چیخیں اس کو کیوں سنائی نہیں دیتیں؟ ستم ظریفی کی انتہا یہ ہے کہ جو رحم دل لوگ شرپسندوں کی سرکوبی کے لئے سینہ سپر ہوتے ہیں' ان کے لئے مغرب کی طرف سے بنیاد پرستی' انتہاء پسندی اور دقیانوسی کے تمغے تجویز کئے جاتے ہیں' حالانکہ ان طعنوں کی اگر کچھ بھی حقیقت ہوتی تو یہ اس وقت دیئے جانے چاہئے تھے جب مسلمانوں نے دنیا میں جہاد کے ذریعے ایک تہلکہ برپا کررکھا تھا' جس سے دنیا کو فی الواقع یہ شبہ ہوسکتا تھا کہ شاید مسلمانوں کے فاتحانہ اقدامات کسی خونریز تعلیم کا نتیجہ ہوں' لیکن آج جب مسلمانوں مغلوب اور روبہ انحطاط ہیں اور کافروں کی تلوار مسلمانوں کے خون سے آلودہ ہے ایسے وقت میں مغرب کی اس بہتان تراشی کی وجہ بالکل ظاہر ہے کہ دنیا کی نفرت و ناراضگی کے سیلاب کا رخ اسلام کی طرف پھیردیا جائے' جس کے خود ان کے اپنے خلاف امنڈ کر آنے کا اندیشہ ہے' اس کی دوسری اور اہم وجہ یہ

باقی صفحہ ۲۰ پر

اعتکاف

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں اعتکاف کی نیت سے اپنے گھر میں جمع ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ اس کا بڑا انعام عظیم ہے۔ آپ حضرات دور ونزدیک سے تشریف لائے ہیں اور یہ آنا محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہے۔ اور اس کے پاک گھر میں جمع ہونے کے جو فضائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ہیں ان فضائل کو حاصل کرنے کے لئے ہے۔ حق تعالیٰ شانہ ہم سب کی حاضری کو قبول فرمائے‘ ایک دن ہمارے ڈاکٹر عبدالحی عارفی نور اللہ مرقدہ فرمانے لگے کہ بھئی! مولانا رومی“ کا ایک شعر ہے:

یک زمانے صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

ترجمہ: ”تھوڑے سے وقت کے لئے کسی اللہ کے مقبول بندے کے پاس بیٹھ جانا سو سال کی بے ریا عبادت سے بہتر ہے۔“

یہ شعر پڑھ کر حضرت“ فرمانے لگے کہ تم سب کے سب اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے آئے ہو‘ محض اللہ کے لئے میرے پاس جمع ہوئے ہو۔ اس وقت تم سب کے سب اولیاء ہو‘ اور میں تمہاری صحبت میں بیٹھا ہوں۔ اللہ اکبر۔ بہت اچھی بات فرمائی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے۔ بھائی! کوئی کسی دشمن کے گھر تو نہیں جایا کرتا‘ دوست کے گھر جایا کرتا ہے۔ آپ حضرات اللہ کے گھر میں حاضر ہوئے ہیں تو محض اللہ تعالیٰ کی دوستی کی وجہ سے۔ تو اس وقت آپ لوگ ولی اللہ ہیں‘ اللہ کے دوست ہیں۔ اللہ ہمیں بھی اپنے مقبول بندوں کے ساتھ ملحق فرمادے۔

اعتکاف کی فضیلت

یہ اعتکاف کی عبادت بہت اونچی عبادت ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

واذ بوانا لابراھیم مکان البیت ان لاتشرک بی شیئا وطھر بیتی للطائفین والقائمین والرکع السجود۔

ترجمہ: ”اور جب ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیت اللہ کا ٹھکانا بتلایا‘ بیت اللہ کی جگہ بتلائی‘ (تو ہم نے ان کو چند حکم دیئے‘ ایک تو یہ) کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرانا‘ (یہ سنایا مکہ کے مشرکین کو‘ کہ انہوں نے اللہ کے گھر کو بت پرستی کا اڈہ بنا رکھا تھا) اور (ایک حکم ہم نے یہ دیا کہ) میرے گھر کو طواف کرنے والوں کے لئے اور (نماز میں) قیام کرنے والوں کے لئے‘ اور رکوع سجدہ کرنے والوں کے لئے (تمام ظاہری اور معنوی نجاستوں سے) پاک رکھیے۔“

یہ طواف تو مخصوص ہے بیت اللہ شریف کے لئے‘ جہاں تک اعتکاف کا تعلق ہے یہ تمام مساجد میں ہوتا ہے۔ کعبہ والی مسجد جو کعبہ کے اردگرد ہے اور جس کو مسجد حرام کہتے ہیں‘ اس میں اعتکاف کرنا سب سے افضل ہے‘ دوسرے نمبر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں‘ تیسرے نمبر پر بیت المقدس کی مسجد میں‘ اور اس کے بعد تمام مساجد برابر ہیں‘ البتہ جس مسجد میں نماز پنج گانہ ہوتی ہو اس میں اعتکاف افضل ہے‘ اور پھر ترجیح کی وجوہ اور بھی ہوسکتی ہیں‘ کسی مسجد میں وعظ اور درس ہوتا ہے‘ اصلاح وارشاد کا سلسلہ جاری ہے‘ وہاں اس نیت سے کہ ہمیں بھی فائدہ پہنچے گا اعتکاف کرنا افضل ہوگا۔

اعتکاف کی قسمیں

اعتکاف ایک تو مسنون ہے اور وہ ہے آخری عشرے کا اعتکاف (رمضان کے آخری دس دن کا اعتکاف) یہ مسنون ہے بطور سنت موکدہ علی الکفایہ۔ یعنی سنت موکدہ ہے بطور کفایہ کے‘ جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک آدمی محلے میں اعتکاف بیٹھ جائے تو مسجد کا حق ادا ہوجائے گا۔ اور محلے دار ترک اعتکاف کی وجہ سے گناہ گار نہ ہوں گے۔ لیکن اگر وہاں پر کوئی شخص بھی اعتکاف میں نہ بیٹھے۔ جیسا کہ بہت سی مساجد ایسی ہیں کہ وہاں اللہ کا کوئی بندہ نہیں بیٹھتا۔ تو پورا محلہ مسجد کی حق تلفی کرنے والا شمار ہوگا۔ بہت سے دیہات ایسے ہیں جن میں مسجد اعتکاف سے محروم رہتی ہے‘ بلکہ بہت سے قصبات ایسے ہیں کہ وہاں بعض مساجد میں کوئی بھی اعتکاف میں بیٹھنے والا نہیں۔ میں نے اپنے بچپن میں دیکھا کہ کسی ایسے جاہل آدمی کو پکڑ کر اعتکاف میں بٹھادیتے ہیں جو کچھ بھی نہیں جانتا اور اس کو کہتے ہیں کہ میاں تمہاری روٹی پانی کا انتظام ہم کردیں گے تم مسجد میں اعتکاف بیٹھ جاؤ۔ وہ غریب سمجھتا تھا کہ مجھے دس دن کے لئے قید کررہے ہیں‘ لیکن یوں سوچ کر کہ روٹی ملے گی‘ اعتکاف میں بیٹھ جاتا تھا۔ بہرحال رمضان کے آخری عشرہ کا تو اعتکاف مسنون ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ آنے کے بعد حتی الوسع کبھی بھی اس میں ناغہ نہیں فرمایا۔

ایک سال کسی عذر کی وجہ سے ناغہ ہوگیا تھا تو دوسرے سال ۲۰ دن کا اعتکاف فرمایا۔ تو گویا دس دن کی قضا بھی کی۔ اور رمضان المبارک کے آخری عشرہ کے علاوہ دوسرا اعتکاف مستحب ہے' اسکی ایک صورت یہ بھی ہے کہ جب بھی آپ مسجد میں قدم رکھیں تو اعتکاف کی نیت کرلیں کہ میں جب تک اس مسجد میں ہوں اعتکاف کی نیت کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی شخص منت مان لے کہ اگر میرا فلاں کام ہوجائے تو اتنے دن کا اعتکاف کروں گا تو کام ہوجانے کی صورت میں اتنے دنوں کا اعتکاف اس کے ذمہ لازم ہوجاتا ہے۔ یہ اعتکاف واجب کہلاتا ہے۔ یہ تو میں نے اعتکاف کا مسئلہ بیان کیا۔ ہمارے شیخ نور اللہ مرقدہ' نے اپنے رسالہ "فضائل رمضان" میں اعتکاف کی فضیلت میں یہ حدیث شریف نقل کی ہے' اور یہ حدیث مشکوۃ شریف میں ہے کہ " حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مسجد نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں معتکف تھے۔ آپ کے پاس ایک شخص آیا اور سلام کرکے چپ چاپ بیٹھ گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا کہ میں تمہیں غمزدہ اور پریشان دیکھ رہا ہوں' کیا بات ہے؟ اس نے کہا کہ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے بیٹے! میں بے شک پریشان ہوں کیونکہ فلاں کا مجھ پر حق (قرض) ہے' اور (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اطہر کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ) اس قبر والے کی عزت کی قسم! میں اس حق کے ادا کرنے پر قادر نہیں۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اچھا کیا میں اس سے تیری سفارش کروں؟ اس نے عرض کیا جیسے آپ مناسب سمجھیں۔ ابن عباسؓ یہ سن کر جوتا پہن کر مسجد سے باہر تشریف لائے' اس شخص نے عرض کیا کہ آپ اپنا اعتکاف بھول گئے؟ فرمایا' بھولا نہیں ہوں' بلکہ میں نے اس قبر والے صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور ابھی زمانہ کچھ زیادہ بھی نہیں گزرا۔" یہ الفاظ کہتے ہوئے" ابن عباسؓ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے کہ جو شخص اپنے بھائی کے کسی کام میں جائے اور کوشش کرے' یہ اس کے لئے دس برس کے اعتکاف سے افضل ہے۔ اور جو شخص ایک دن کا اعتکاف بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کرتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ' اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں آڑ بنادیتے ہیں۔ جن کی چوڑائی آسمان اور زمین کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ ہے۔"

اعتکاف کے لئے اخلاص شرط ہے

اور جب ایک دن کے نفل اعتکاف کا ثواب یہ ہے تو رمضان المبارک کے آخری عشرے کے اعتکاف کا کتنا ثواب ہوگا؟ ہم اس کا اندازہ نہیں کرسکتے ہیں۔ ہم کیا اندازہ کریں گے اندازہ ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ ہمارے قیاس اور اندازہ سے باہر ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو' کوئی اور مقصد درمیان میں نہ ہو۔ اور یہ نیت کرلینا کچھ مشکل نہیں ہے' اگر پہلے اس نیت کا استحضار نہیں تھا تو اب کرلو' بہت آسان ہے۔ بھئی نیت تو اپنے قبضے کی چیز ہے اگر کسی شخص کی نیت میں کسی اور چیز کی ملاوٹ تھی' تو اس ملاوٹ کو ہٹادے' اور اب نیت کرلے کہ یا اللہ میں نے صرف آپ کی رضا کے لئے یہ کام کیا ہے' اور کررہا ہوں' اگر اس میں میرے نفس کی کوئی شرارت شامل ہے' اگر اس میں کوئی دنیاوی مفاد شامل ہے' اگر اس میں کوئی عزت وجاہ کا مسئلہ شامل ہے تو یا اللہ میں اس سے برات کا اظہار کرتا ہوں۔ بس نیت صحیح ہوگئی' غرض یہ کہ اللہ تعالیٰ سے عرض کردیا جائے کہ میں یہاں آپ کے گھر میں بس آپ کی رضا کے لئے بیٹھنا چاہتا ہوں اور بیٹھا ہوں اس میں میری اور کوئی غرض شامل نہیں' اگر کوئی اور غرض شامل ہو تو میں اس سے توبہ کرتا ہوں۔ ایک تو یہ شرط ہوئی۔

مسجد کا ادب بجالایا جائے

اور دوسری یہ کہ اللہ تعالیٰ کے گھر بیٹھے' اللہ کا گھر سمجھتے ہوئے' اور اس کی عظمت کا حق بجالاتے ہوئے' عام حالات میں بھی مسجد کے اندر شور وشغب یا ہلڑبازی جیسی کوئی چیز' جو وقار کے خلاف ہو' نہیں ہونی چاہیے۔

مسجد کے بارے میں بار بار ہم ایک ہی لفظ بول رہے ہیں "اللہ کا گھر" اس میں کوئی شک تو نہیں ہے کہ مسجد واقعی اللہ کا گھر ہے' اللہ کی بارگاہ عالی ہے' اور کسی معمولی حاکم کے دربار میں جاکے بھی آپ نہ بلند آواز سے باتیں کریں گے' نہ وہاں چیخیں گے' نہ وہاں کوئی بات وقار کے خلاف کریں گے' بلکہ جتنی دیر آپ وہاں اس کی بارگاہ میں رہیں گے اپنی وسعت کی حد تک نہایت ہی ادب اور احترام کے ساتھ رہیں گے۔ اسی طرح جب مساجد میں آؤ تو نہایت تقویٰ کے ساتھ آؤ' اور سکون و وقار کے ساتھ رہو' قرآن کریم میں ارشاد ہے: "اور جو شخص کہ تعظیم کرے شعائر اللہ کی تو یہ بات ہے دلوں کے تقویٰ کی وجہ سے" جس قدر دل میں تقویٰ ہوگا' اسی قدر اللہ کی نشانیاں' اللہ کے شعائر جن میں مسجد سب سے پہلے شامل ہے' ان کا ادب ہوگا' اور جتنا ادب ہوگا اتنا ہی دل میں تقویٰ آئے گا۔ ایک صاحب مکہ مکرمہ میں میرے ساتھ تراویح کی نماز میں کھڑے تھے وہ کبھی ایک طرف جھک جاتے کبھی دوسری طرف' ان صاحب نے میرا کندھا تھکادیا' اور ہاتھ کو کبھی کہیں لے جاتے اور کبھی کہیں لے جاتے (ہم میں سے اکثر کا یہی حال ہے)۔

دل میں خشوع ہو تو اعضاء میں بھی خشوع ہوگا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو

دیکھا کہ نماز پڑھتے ہوئے اسی طرح اس کے ہاتھ چل رہے تھے کبھی ادھر کبھی ادھر۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اس کے دل میں‘ اس کے قلب میں خشوع ہوتا تو اس کے اعضاء میں بھی اس کے اثرات ہوتے۔ آپ کتنے ادب‘ کتنے سکون اور کتنے وقار کے ساتھ پڑھتے ہیں؟ اسی سے اندازہ ہوگا کہ آپ کے دل میں کتنا خشوع ہے اور کتنا تقویٰ ہے۔

ہم سب فقیر ہیں

دوسری بات یہ کہ فارسی کی ضرب المثل ہے:

"سلامے روستائے بے غرض نیست"

اگر دیہاتی بدو کسی کو سلام کرتا ہے تو یہ سلام بھی بے غرض نہیں ہوتا‘ اس میں بھی کوئی مطلب پوشیدہ ہوتا ہے‘ بھئی! ہمارے تو سارے کام غرض کے لئے ہیں‘ ساری عبادتیں غرض کے لئے ہیں‘ اور ہم ہیں فقیر‘ فقیر کا کام مانگنا ہے‘ کوئی عار کی بات نہیں ہے۔ شیخ سعدیؒ کہتے ہیں۔

تواضع زگردن فرازاں نکوست
گدا گر تواضع کند خوئے اوست

تو فقیر کا تواضع کرنا درحقیقت تواضع کی بات نہیں ہے۔ اور ہم سب کے سب حق تعالیٰ شانہ کی بارگاہ عالی کے فقیر ہیں‘ کوئی بڑا ہو یا چھوٹا‘ عالم ہو یا جاہل‘ کوئی نیک ہو یا بد‘ کوئی نبی ہو یا ولی‘ سارے کے سارے اس کی بارگاہ عالی میں ناک رگڑ رہے ہیں‘ سب فقیر ہیں۔ سب منگتے ہیں‘ سب بھکاری ہیں۔ ایک وہ داتا ہے‘ باقی سب فقیر۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

یا ایھا الناس انتم الفقراء الی اللہ واللہ ھو الغنی الحمید○

یعنی "اے لوگو! تم سب فقیر ہو اللہ کی طرف اور اللہ غنی اور حمید ہے"۔

تم لوگ کھانے کے محتاج‘ پینے کے محتاج‘ بیوی کے محتاج ہو‘ بچے کے محتاج ہو‘ گھر کے محتاج ہو‘ کپڑوں کے محتاج ہو‘ الغرض ہر چیز کے محتاج ہو‘ ایک ایک چیز کے محتاج ہو‘ کوئی حد ہے تمہاری محتاجی کی؟ سینکڑوں بلکہ ہزاروں ضروریات تمہارے ساتھ لگی ہوئی ہیں‘ اور اللہ تعالیٰ تمہاری بے شمار حاجتیں پوری فرماتے ہیں‘ لیکن اس کے باوجود تم محتاج کے محتاج ہی رہے۔ سیٹھ جی کو اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ دے رکھا ہے‘ مگر رہے کنگال کے کنگال۔ کیونکہ یہ اپنی ذات ہی سے محتاج ہے‘ اندر سے فقیر ہے‘ یہ غنی ہو ہی نہیں سکتا‘ اس کا پیٹ کبھی نہیں بھر سکتا۔

عوام کے درمیان اور اللہ والوں کے درمیان فرق

البتہ اللہ والوں کے درمیان اور دوسروں کے درمیان یہ فرق ہے کہ اللہ کے بندے اللہ کے محتاج بنتے ہیں اور اپنی تمام حاجتیں بارگاہ الٰہی میں پیش کرتے ہیں‘ اور جو لوگ اللہ سے کٹ جاتے ہیں وہ اللہ کی مخلوق کے در پر جاتے ہیں‘ وہ مخلوق سے مانگتے ہیں جو بے چارے خود فقیر ہیں۔ ایک فقیر نے چند ٹکڑے جمع کئے‘ بھیک مانگ کر اور دوسرا فقیر اس سے مانگ رہا ہے۔ یہ تو اس سے بھی زیادہ رذیل ہے‘ اس سے کہا جائے کہ بھئی! بھکاری سے مانگتے ہو‘ کچھ تو شرم کرو‘ اس غریب نے تو اپنا کشکول خود مانگ مانگ کر بھرا ہے‘ کوئی ٹکڑا ادھر سے لیا‘ کوئی ٹکڑا ادھر سے۔ کسی نے کچھ دیا کسی نے کچھ‘ اس غریب کے پاس جو بھیک کا سامان تھوڑا بہت آیا تو اس سے مانگتا ہے؟ بڑے شرم کی بات ہے‘ تو اللہ تعالیٰ کے سوا سب فقیر ہیں‘ ان سے کیا مانگتے ہو؟ اللہ تعالیٰ سے مانگو‘ پرانے زمانے میں مولانا خرم علی مرحوم کی ایک نظم بہت چلا کرتی تھی‘ میں نے بچپن میں اپنے استاد سے سنی تھی‘ پہلے تو یاد تھی مگر اب تو صرف ایک دو شعر یاد رہے ہیں کہ:

خدا فرماچکا قرآن کے اندر
مرے محتاج ہیں پیر و پیمبر
جو خود محتاج ہووے دوسرے کا
بھلا اس سے مدد کا مانگنا کیا

ہم نے بچپن میں ایک لطیفہ سنا تھا کہ کوئی بادشاہ جارہا تھا اس کو ایک عورت مل گئی جو بے چاری بھیک مانگ رہی تھی‘ لیکن حسین و جمیل ایسی جیسے چاند کا ٹکڑا‘ رشک حور‘ رشک پری‘ بادشاہ کی اس پر نظر پڑی تو عاشق ہوگیا‘ اور دل میں ٹھان لی کہ اس کو ملکہ بنایا جائے‘ بادشاہ نے اس سے کہا کہ تم اس گداگری کی وجہ سے کیسی ذلت میں مبتلاء ہو‘ در در کی بھیک مانگتی ہو۔ کیا بہتر نہیں ہوگا کہ میں تمہیں لے جاؤں اور تم سے نکاح کرلوں‘ اور تمہیں شاہی محلات کی رانی بنادوں‘ اس نے کہا ٹھیک ہے‘ یہ بادشاہ کے ساتھ چلی گئی۔ اب بہترین پوشاکیں‘ بہترین کھانے اور ہر قسم کی عیش اسے میسر تھی‘ جو کچھ بھی بادشاہوں کے پاس ہوتا ہے‘ سب اسے حاصل تھا‘ کس چیز کی کمی تھی؟ بادشاہ نے کچھ عرصہ کے بعد پوچھا کہ بتاؤ یہ حالت اچھی ہے یا وہ حالت اچھی تھی۔ کہنے لگی اس حالت میں مزہ نہیں آرہا۔ وہ جو قسم قسم کے کھانے ملتے تھے یہاں وہ مزہ نہیں‘ وہ ذائقہ نہیں ملتا۔ بادشاہ نے کہا کہ اللہ رب العزت نے اس کو شاہی محلات تو دے دیئے مگر طبیعت کی رذالت نہیں گئی‘ اپنی طبعی رذالت کی وجہ سے شاہی محلات میں آکر بھی رذیل کی رذیل ہی رہی۔ تو میں عرض کررہا ہوں کہ بھئی! تم کتنے ہی بڑے بن جاؤ‘ اونچے چلے جاؤ‘ علم و فضل کی لائن میں‘ دنیاوی وجاہت کی لائن میں‘ کسی بھی لائن میں اونچے سے اونچے چلے جاؤ‘ تمہارے اندر کا فقر‘ محتاجی اور ذلت ورذالت تو تم سے جدا ہونے کی نہیں‘ کیونکہ وہ تمہاری اصل ہے‘ اور تم اصل کے اعتبار سے ایسے ہی رہو گے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم اللہ

تعالیٰ کے محتاج ہو‘ اپنی اصل کے اعتبار سے تم فقیر ہو‘ بھکاری ہو۔

نظر جتنی بلند ہو مقصد اتنا ہی اونچا ہوگا

باقی ایک بات ضرور ہے کہ جس قدر آدمی کی نظر اونچی ہوجاتی ہے اسی قدر اس کا مقصد اور اس کی غرض بھی بلند ہوجاتی ہے‘ آدمی اپنی غرض سے تو کبھی جدا ہو ہی نہیں سکتا‘ ہاں! کسی کی غرض گھٹیا ہوگی‘ کسی کی اونچی‘ بقول مولانا رومیؒ تم بچے کے ہاتھ سے سو روپے کا نوٹ صرف ٹافی کے بدلے لے سکتے ہو‘ اگر بچے کے ہاتھ میں ایک قیمتی ہیرا ہو‘ تم اس کو ایک ٹافی دو‘ اس کے بدلے میں وہ تمہیں بڑی آسانی سے ہیرا دے دے گا‘ کیونکہ اس کی نظر پست ہے‘ گھٹیا ہے‘ بس ٹافی تک محدود ہے‘ ہم لوگ دنیادار جن کے سامنے دنیا سجی ہوئی ہے‘ اور ہمیں اپنے عشوہ وناز سے لبھارہی ہے‘ اپنے جلوے دکھارہی ہے‘ ہم اس پر ریجھ رہے ہیں‘ یا اپنی غرض دنیا سے وابستہ کررہے ہیں‘ یہ وہ ٹافیاں ہیں جو شیطان نے ہم کو دے رکھی ہیں‘ اور ان ٹافیوں کے بدلے وہ ہم سے ایمان کا ہیرا اڑا لیتا ہے۔

شیطان کے بہکانے کا سامان

تفسیروں میں آتا ہے جب اللہ تعالیٰ نے شیطان کو مردود کیا تو شیطان نے کہا کہ میں انسان کو گمراہ کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا شوق سے کر‘ کہنے لگا کہ پھر ان کو بہکانے کے لئے مجھے سامان بھی تو دیا جائے‘۔ ایسا تو نہیں کہ کسی کے ہاتھ پاؤں باندھ کر دریا میں ڈال دو‘ اور کہو کہ شاباش! اب تیر کر دکھاؤ‘ یہ تو کوئی بات نہ ہوئی‘ مجھے آپ نے لوگوں کو گمراہ کرنے پر لگایا ہے تو اس کا کچھ سامان بھی دیجئے۔ فرمایا ایک تو تجھے جال دیتا ہوں شکار کرنے کے لئے‘ اور وہ عورت ہے‘ ایک تجھے نشہ دیتا ہوں لوگوں کو مسحور کرنے کے لئے‘ اور یہ شراب ہے‘ اور ایک تجھے نغمہ دیتا ہوں‘ لوگوں کو اس جال میں پھنسانے کے لئے اور یہ گانے ہیں‘ اور شیطان ان چیزوں کو لے کر خوش ہوگیا‘ اور کہنے لگا اب کسی کو جانے نہیں دوں گا‘ کسی نہ کسی جال میں پھنسا کے چھوڑوں گا۔

دنیا کے نابالغ

تو کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جن کا مقصد دنیا ہے‘ ان کی نظر میں دنیا ہی بڑی چیز ہے‘ جیسے بچے کی نظر میں ٹافی ہیرے سے زیادہ مرغوب ہے‘ ہیرا اس کی نظر میں بے وقعت ہے‘ کیونکہ اس کی قدر وقیمت سے ناواقف ہے‘ وہ اس کی قیمت نہیں جانتا۔ اس طرح عام لوگ جن کی چشم بصیرت بالغ نہیں ہوئی‘ جن کی عقل سلیم بالغ نہیں ہوئی‘ اور جن کو ایمانی بصیرت اور وحی کی روشنی میسر نہیں وہ اس دنیا کی مٹھائی پر ریجھ گئے۔ اور ان کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے بھی ہیں جنہوں نے دنیا کی غرض کو چھوڑ کر آخرت کی غرض کو اپنالیا۔ کیونکہ ان کی نظر میں یہ دنیا بے وقعت تھی بہ مقابلہ آخرت کی نعمتوں کے۔ یہ حضرات ان دنیاداروں سے بلند نظر نکلے۔ یہاں کی جتنی چیزیں ہیں یہ ان کے نزدیک مقصود نہیں بلکہ سامان زیست ہے‘ مقصود ان سے بالاتر ہے اور وہ ہے آخرت‘ جنت اور رضائے الٰہی۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی بلند نظری

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ جب امیرالمومنین بنے اور خلافت کے منصب پر پہنچے تو ان کی کیفیت یکسر بدل گئی‘ چہرے کا رنگ بدل گیا‘ ناز ونعمت کی زندگی بدل گئی‘ کسی نے کہا کہ امیرالمومنین! آپ خلیفہ بننے سے پہلے بہت خوش پوش تھے‘ بہترین لباس پہنتے تھے‘ خلیفہ بن جانے کے بعد کیا ہوگیا کہ یکسر حالت بدل گئی؟ ان دونوں حالتوں کا فرق صرف ایک مثال سے واضح ہوجائے گا۔ ان کے خادم کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت نے مجھ سے فرمایا کہ بازار سے چادر خرید لاؤ‘ (یہ ان کی خلافت کے زمانے کا قصہ ہے)۔ میں لے آیا‘ پوچھا کتنے کی لائے ہو؟ میں نے کہا پانچ درہم کی‘ ناراض ہوکر کہنے لگے تم نے اتنے پیسے برباد کردئے تھے؟ اتنی مہنگی چادر خرید کر لائے ہو؟ پانچ درہم کی چادر لائے ہو؟“ وہ بگڑ رہے تھے اور میں ہنس رہا تھا۔ جب وہ خوب بگڑ چکے اور خوب اظہار ناراضی کرچکے‘ اور میں خوب ہنس چکا تو کہنے لگے کہ ہنستا کیوں ہے؟ ایک تو کام خراب کرکے آیا‘ اوپر سے ہنستا بھی ہے‘ میں نے کہا حضور مجھے ایک قصہ یاد آگیا‘ جن دنوں آپ مدینہ کے گورنر ہوتے تھے‘ آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ کوئی چادر لاؤ‘ میں بازار گیا‘ اور ایک نفیس ترین شال لایا‘ اس کی قیمت تھی پانچ سو درہم‘ حضور نے پوچھا کتنی قیمت ہے؟ میں نے کہا پانچ سو درہم ہے۔ ہاتھ میں لے کر کہنے لگے اتنی نکمی اور ایسی کھردری لائی تھی‘ تمہیں کوئی اچھی چادر نہیں ملی‘ ایسی گھٹیا چادر اٹھالائے؟ میں یوں ہنستا ہوں کہ ایک وہ وقت تھا کہ پانچ سو درہم کی شال آپ کو کھردری لگ رہی تھی اور اس کو گھٹیا فرمارہے تھے‘ اور ایک آج یہ وقت ہے کہ پانچ درہم کی معمولی سی چادر لایا ہوں‘ یہ آپ کو بہت مہنگی لگ رہی ہے‘ یہ ایک مثال ہے کہ خلافت کے بعد ان کی زندگی میں ایک انقلاب آگیا تھا‘ خلافت سے پہلے ایسا نفیس لباس پہنتے تھے کہ پورے مدینہ میں ایسا بہترین لباس کسی کے پاس نہیں ہوتا تھا‘ ایسا عطر استعمال کرتے تھے کہ ایسا عطر کوئی استعمال نہیں کرتا تھا‘ اور ایسی بانکی چال چلتے تھے کہ دوشیزائیں (کنواری لڑکیاں) اس چال کی نقل اتارنے کی کوشش کرتی تھیں۔ وہ عمری چال کہلاتی تھی۔ یا تو خلافت سے پہلے ناز ونعمت کا یہ عالم‘ یا خلافت کے بعد یہ نقشہ۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا ایک اور واقعہ

ایک دن جمعہ کا خطبہ دینے دیر سے پہنچے‘ پہنچ

میں ذرا دیر ہوگئی' منبر پر تشریف لائے اور فرمایا کہ میں آپ حضرات سے معافی چاہتا ہوں' میرے پاس ایک ہی کرتہ ہے جو صبح دھویا تھا' اور اس کے سوکھنے میں دیر ہوگئی۔ مسلمانوں کا امیرالمومنین جس کی سلطنت چین سے لے کر افریقہ تک تھی۔ وہ مسلمانوں سے معافی مانگ رہا ہے کہ ذرا کپڑے کے سوکھنے میں دیر ہوگئی تھی' میرے پاس اس کا کوئی متبادل کپڑا نہیں تھا جس کو پہن کر آجاتا۔ کسی نے پوچھا کہ خلافت کے بعد آپ کو کیا ہوگیا؟ گورنر پہلے بھی رہے' شاہی خاندان میں پلے پھولے' مگر خلافت سے پہلے وہ ناز ونعمت' اور خلافت کے بعد یہ تقشف اور دنیا کی لذتوں سے بے زاری؟ آخر یہ معاملہ کیا ہے؟ فرمایا کہ میرا نفس اللہ تعالیٰ نے ایسا بنادیا ہے کہ یہ کبھی چھوٹی چیز پر راضی نہیں ہوا' جب بھی مجھے کوئی مرتبہ اور کوئی منصب ملا میرا نفس اس سے بالاتر مرتبہ ومنصب کا خواستگار رہا' اور دنیا میں خلافت سے اوپر کوئی مرتبہ نہیں رہا' کسی شخص کے لئے سب سے بڑا مرتبہ یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کا خلیفہ ہو' جب اس مرتبہ پر میرا قدم پہنچا تو ساری دنیا میرے سامنے بے وقعت ہوگئی' اور اب میرا نفس آخرت کا طالب ہوگیا۔ اب دنیا کی کوئی چیز کیا حاصل کرنی ہے؟ ساری دنیا تو قدم کے نیچے آگئی' مجھے تو آگے جانا ہے۔

تو کچھ اللہ تعالیٰ کے بندے ایسے ہیں کہ ساری دنیا تو قدموں کے نیچے ہے' اور ان کی نظر پوری دنیا سے بالاتر ہے۔ انہوں نے دنیا کی ٹافیوں کو مقصد نہیں بنایا' آخرت کے ہیرے اور جواہرات دے کر انہوں نے دنیا کی لذتوں کو نہیں خریدا' اس لئے ان کی محنت سب سے بلند اور ان کی نظر سب سے اونچی نکلی' اور کچھ حضرات ان سے بھی اوپر چلے گئے' ان کی نظر میں نہ دنیا مطلوب نہ آخرت۔ صرف اللہ کی رضا مطلوب ہے' ان میں آخرت کی اور جنت کی طلب بھی صرف اس لئے ہے کہ وہ رضائے الٰہی کا مقام ہے' گویا اصل مطلوب صرف ذات الٰہی ہے۔ غرض ہر انسان اپنی زندگی کی کوئی غرض وغایت رکھتا ہے' گویا ہر شخص صاحب غرض ہے' باقی یہ اپنی اپنی نظر ہے کہ کسی کی غرض چھوٹی' کسی کی بڑی' کسی کی اس سے بھی بڑی۔ جس قدر کسی کی نظر بلند ہوگی' اسی قدر اس کی غرض بھی اونچی ہوگی' اور اسی قدر اس کا مقصد بھی اونچا ہوگا۔ اس لئے میں عرض کررہا تھا کہ ہم تو ہیں فقیر' ہمارا کوئی کام غرض کے بغیر ہوتا ہی نہیں۔

اپنی ہمت کو اونچا رکھو

ہمارے حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفی رحمہ اللہ نوراللہ مرقدہ' اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

ہمت بلند دار کہ پیش خدا وخلق
باشد بہ قدر ہمت تو اعتبار تو

یعنی "اپنی ہمت کو ذرا اونچا کرو' اس لئے کہ جتنی تمہاری ہمت اونچی ہوگی' اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اور مخلوق کے نزدیک بھی تمہاری قدر اتنی ہی بلند ہوگی"۔

اگر تم ایک ٹافی پر اپنا ایمان دے سکتے ہو تو تمہاری قیمت چار آنے نکلی۔ اگر دنیا کی کسی بڑی سے بڑی دولت پر تم اپنا ایمان بیچ سکتے ہو تو تمہاری قیمت اتنی ہی نکلی' اور اگر تم اس سے اونچے چلے گئے اور یہ کہا کہ کیا یہ دنیا میری قیمت ہے؟ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

طالب علمی کا واقعہ

اپنی خود ثنائی تو نہیں کرنی چاہئے۔ مگر تمہیں سمجھانے کے لئے بتاتا ہوں' میری طالب علمی کا زمانہ تھا۔ حدیث شریف سے میں فارغ ہوچکا تھا' اگلی پچھلی کتابیں پڑھ رہا تھا۔ تو میرے دوستوں نے مولوی فاضل کے لئے یونیورسٹی میں داخلے کے لئے کہ اپنی ذاتی تیاری کرکے امتحان دے دیں گے' مولوی فاضل بن جائیں گے' اس کے ذریعہ کوئی سرکاری ملازمت مل جائے گی۔ میرے دو ساتھی تھے' انہوں نے مولوی فاضل میں داخلہ لے لیا تھا' اور اس کی تیاری کررہے تھے' جب بھی میں تکرار کے لئے بیٹھتا' مجھ سے کہتے کہ تم بھی امتحان دے لو' میں کہتا میں غریب آدمی ہوں' ۸۰ روپے داخلہ کی فیس ہے' اتنی میں کہاں سے ادا کروں گا؟ ایک دن ان میں سے ایک ساتھی کہنے لگا کہ تمہاری فیس میں بھردوں گا' تم داخلے کے لئے آمادہ ہوجاؤ' میں نے کہا سچ کہتے ہو؟ کہنے لگا بالکل! میں نے کہا کہ میں پہلے تو تمہیں ٹالتا تھا' مگر اب اصل جواب سنو' وہ یہ کہ اگر یونیورسٹی کی جانب سے میرے نام خط آئے اور اس میں یہ لکھا ہوا ہو کہ آپ کا داخلہ بغیر فیس کے منظور کیا جاتا ہے' آپ ازراہ کرم فلاں تاریخ کو ہماری امتحان گاہ تشریف لے آئیں' آکر بیٹھ جائیں' کچھ نہ لکھیں' سادہ کاغذ چھوڑ کر چلے جائیں" ایک سطر بھی نہ لکھیں' آپ پر کوئی پابندی نہیں' اور آپ سے وعدہ کیا جاتا ہے کہ اس کے باوجود آپ کو یونیورسٹی میں سب سے اول نمبر قرار دیا جائے گا' بس آپ امتحان گاہ میں قدم رکھنے کی زحمت فرمائیں' میں نے کہا کہ اگر بالفرض یونیورسٹی کی طرف سے میرے نام اس مضمون کا خط بھی آجائے تب بھی میں یونیورسٹی کی امتحان گاہ میں قدم رکھنا اپنی توہین سمجھتا ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ یہ مولوی فاضل کے امتحان میں کامیابی کیا چیز ہے' یہ عہدے اور یہ ڈگریاں کیا چیز ہیں۔ مجھے اپنی نالائقی کے باوجود اس بات پر فخر ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام پڑھا ہے' اس کے بعد مجھے کسی ڈگری کی ضرورت نہیں' وہ میرے بچپن کا لاشعوری زمانہ تھا' شعور تو اب بھی نہیں ہے۔ بچپن میں خیالات بڑے عجیب ہوتے ہیں' میرا بھائی! تم لوگ

مہمان ہو' اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ہو۔ دنیا تمہارے مقابلے میں کیا چیز ہے؟ اس کی کیا قیمت ہے؟ تو بھئی ہمارا تو سارا کاروبار ہی غرض پر مبنی ہے۔ باقی غرض کا پیمانہ آدمی کی ہمت سے طے ہوتا ہے۔ کتنی اونچی ہمت کا ہے؟ کتنا قد آور ہے؟ جس شخص کا مقصود ذات عالی بن جائے' آسمان اس کے سامنے پست ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ذات کو مقصد بناؤ

اگر تم اللہ کے طالب بن جاؤ تو یہاں کی زمین کی چیزیں تو کیا تم تو آسمان سے اونچے ہو۔ میرے حضرت ڈاکٹر صاحب نور اللہ مرقدہ فرمایا کرتے تھے کہ "بھئی ایک دفعہ ہم دعا مانگ رہے تھے' دعا مانگتے مانگتے خیال آیا' ارے! کس سے مانگ رہے ہو؟ رب العرش سے مانگ رہے ہو' حضرت" فرماتے ہیں کہ مجھے ایسا لگا کہ آسمان میرے ہاتھوں کے نیچے آ گیا' اور میرے ہاتھ عرش سے اوپر چلے گئے' تم جو دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہو' کہاں اٹھاتے ہو؟ کس داتا کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہو؟ ہاں تم بارگاہ رب العزت کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہو' غور کرو کہ عرش کی بلندیاں اس کے سامنے کیا چیز ہیں؟ اور جب تم اس کے سامنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہو تو کیا تم چھوٹے ہو؟ نہیں! تمہاری یہ گردن جو اس ذات عالی کے سامنے جھکے گی کیا کسی اور کے سامنے جھک سکتی ہے؟ اور یہ ہاتھ جو اس ذات عالی کے سامنے اٹھتے ہیں' کسی اور کے سامنے اٹھ سکتے ہیں؟ دراصل ہمیں اپنی قیمت معلوم نہیں۔

تو بھئی ہمارا سارا کام غرض پر مبنی ہے۔

اعتکاف کا مقصد کیا ہونا چاہئے؟

یہ اعتکاف میں بیٹھنا یہ بھی غرض پر مبنی ہے' نماز پڑھنا یہ بھی غرض پر مبنی ہے' روزہ رکھنا یہ بھی غرض پر مبنی ہے۔ لیکن کسی کی غرض کچھ ہے' کسی کی غرض کچھ ہے' ہماری ایک ہی غرض ہونی چاہئے ہمارا ایک ہی مقصد ہونا چاہئے کہ حق تعالیٰ شانہ کی رضا حاصل ہو جائے۔ کہتے ہیں کہ سلطان محمود غزنوی نے ایک مرتبہ امتحان لیا' اس کے امراء ووزراء اعتراض کرتے تھے کہ بادشاہ کو اپنے غلام (ایاز) سے بڑا تعلق خاطر ہے' اس کی بڑی عزت کیا کرتا ہے' اس کے ساتھ بڑی محبت ہے۔ حالانکہ ہم ایسے ہیں' ویسے ہیں' لیکن بادشاہ کی نظر میں ہماری اتنی عزت نہیں' ایک دن بادشاہ نے امتحان لیا کہ دربار میں ایک بازار لگایا محل میں قیمتی سے قیمتی چیزیں جمع کر دیں اور سب کو جمع کر کے بادشاہ نے کہا آپ حضرات میں سے جس کو جو چیزیں پسند آئیں وہ بغیر قیمت کے لینے کا اختیار رکھتا ہے' جس کو جو چیز پسند آئے وہ لے جائے' وہ ہماری طرف سے ہدیہ ہے۔ ہر آدمی یہ سن کر اپنی پسند کی چیزوں کی طرف لپکا' جیسے بھوکا روٹی پر ٹوٹتا ہے' ایاز کھڑے کا کھڑا رہا' اس نے کسی چیز کی طرف ہاتھ نہیں بڑھایا' سلطان نے کہا کہ تم بھی اٹھاؤ۔ ایاز نے کہا حضور! کیا اجازت ہے کہ میں جو چیز چاہوں پسند کر لوں؟ بادشاہ نے کہا کہ ہاں اجازت ہے جو چیز چاہو پسند کر لو' ایاز نے سلطان کے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔ اور کہا کہ مجھے تو یہ پسند ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ تم لوگوں کا امتحان لینا مقصود تھا' اور اس امتحان کا نتیجہ سب کے سامنے آ گیا' دیکھ لو یہ تم ہو اور یہ ایاز ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی یہ دنیا کا بازار سجا کر ہمارا امتحان لے رہے ہیں۔ اے کاش! کہ ہم بھی کہیں کہ یا اللہ! ہمیں تو آپ پسند ہیں۔ اور جو اللہ تعالیٰ ہمارا ہو گیا تو سب کچھ ہی ہمارا ہو گیا۔ تو تمام عبادات سے مقصود محض رضائے الٰہی ہے۔ اور یہاں جمع ہونا صرف اسی رضائے الٰہی کی مشق کے لئے ہے۔

اعتکاف کی سوغات

اعتکاف کی کچھ سوغات لے کر جاؤ تب تو لطف ہے' اگر خالی برتن لے کر آئے اور خالی برتن لے کر چلے گئے پھر یہاں بیٹھنے کا کیا فائدہ؟

رہا یہ کہ یہاں سے آپ کو کیا لیکر جانا چاہئے؟۔ تو خوب سمجھ لو کہ یہ مسجد اللہ کا بازار ہے' اور یہ اعتکاف کے دن نیکیوں کی منڈی ہے' اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آپ کے پاس وقت کی پونجی موجود ہے' اعضاء آپ کے صحیح ہیں' زبان چلتی ہے' ہاتھ پاؤں چلتے ہیں' جتنی زیادہ سے زیادہ نیکیاں لوٹ سکتے ہو لوٹ لو' اپنا ایک لمحہ بھی ضائع نہ کرو' اخلاق' آداب معاشرت' عبادات' عقائد' ان تمام سے اپنی جھولی بھر کر لے جاؤ۔ اعتکاف کے دنوں میں چند چیزوں کی مشق کرو'

ایک فضول اور لایعنی کا ترک۔ جتنا چاہو کھاؤ جتنا چاہو سوؤ' لیکن التزام کر لو کہ فضول باتیں نہیں کریں گے۔ فضول کاموں میں مشغول ہونا وقت کا ضیاع ہے' اس سے پرہیز کرو۔

دوم ذکر و تلاوت کا اہتمام کرو' تاکہ اعتکاف سے فارغ ہونے کے بعد بھی تمہیں ذکر و تلاوت سے مناسبت پیدا ہو جائے۔

سوم اپنے رفقاء کا اکرام کرنا سیکھو' اور کھانے میں' آرام میں' اور باقی چیزوں میں دوسرے معتکفین کا خیال کرو' اور اپنی ضرورت پر دوسروں کی ضرورت کو ترجیح دینے کی مشق کرو۔

چہارم رمضان المبارک کا آخری عشرہ خصوصاً" طاق راتیں بہت مبارک ہیں' جہاں تک اپنی صحت و قوت اجازت دے ان قیمتی لمحات کی قدر کرو' اور ان کو عبادات' ذکر و تلاوت' تسبیحات' درود شریف اور صلوۃ التسبیح سے معمور کرو۔ لیکن بھئی! اپنی صحت و قوت کا لحاظ ضرور رکھو' ایسا نہ ہو کہ اپنی ہمت سے زیادہ بوجھ اٹھاؤ اور پھر ہمت ہار دو۔

پنجم میں نے بہت تفصیل سے ذکر کیا ہے کہ ہمارا اصل سرمایہ انقطاع الی اللہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالی میں اپنی حاجات پیش کرنا' اسی سے بھیک مانگنے کے لئے ہم نے اعتکاف کیا ہے' اور اس کریم

داتا کے دروازے پر جمع ہوئے ہیں' اس لئے پوری دنیا سے یکسو اور بے نیاز ہو کر اس کریم داتا سے مانگتے رہو' جو جی میں آئے مانگو' خوب جم کر مانگو' گڑگڑا کر مانگو' اور اس طرح آہ و زاری کے ساتھ مانگو کہ اس کریم داتا کو ہماری عاجزی' ہماری بے کسی و بے بسی پر رحم آجائے۔

ششم یہاں جو اصلاحی حلقے قائم ہوتے ہیں ان کی پابندی کرو' اور اپنے عیوب و نقائص کا مطالعہ کرو' اور حق تعالیٰ کے سامنے توبہ و استغفار کرو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائیں اور اپنے دروازے سے کسی کو خالی ہاتھ نہ لوٹائیں۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

بقیہ : مرزا غلام اور فرض عبادات

ہے کہ انہوں نے خود زکوٰۃ ادا نہیں کی۔ دوسرا یہ کہ اپنے ماننے والوں کو حکم دیا کہ زکوٰۃ کی رقم قادیاں بھیجا کریں یعنی ان کو بھی زکوٰۃ ادا نہیں کرنے دی۔ ان کے گناہ بھی مرزا کے نام لکھے جائیں گے۔ تیسرا گناہ یہ ہے کہ انہوں نے زکوٰۃ دینے والوں کے اقرباء' یتامیٰ' اور مساکین کے حقوق پر ڈاکہ ڈالا جو حشر کے دن مرزا کی گردن پکڑیں گے۔ مرزا کے چیلے کہتے ہیں کہ انہوں نے لنگر خانہ کھولا تھا اور اس رقم سے وہ غریبوں میں کھانا تقسیم کرتے تھے۔ سوال یہ ہے کہ مرزا کے ماننے والوں نے اپنے اقرباء کا حق مار کر رقم قادیان بھیجی تو کیا وہ سارے اقرباء مرزا کے لنگر سے فائدہ اٹھا سکتے تھے۔ اس کے علاوہ ان اقرباء کی ضروریات صرف کھانے تک تو محدود نہیں ہوں گی۔

حج مرزا نے اس ڈر سے نہیں کیا کہ عرب ممالک کی حکومتیں ان کے خلاف تھیں اور ان کو جان کا خطرہ تھا۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر مرزا کے اعمال و اقوال کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ اندازہ لگانا کوئی مشکل بات نہیں کہ مرزا کی نظر میں حج کی کوئی اہمیت ہی نہ تھی بلکہ وہ تو قادیان کو مکہ اور مدینہ کا درجہ دینا چاہتے تھے۔ اگر جان کا خطرہ نہ ہوتا تو وہ بیماری کا بہانہ کر کے حج سے گریز کرتے۔

جہاد کو تو مرزا نے حرام قرار دے دیا اور نہ صرف یہ کہ اس سعادت سے محروم ہوگئے بلکہ اللہ کے ایک حکم کو منسوخ کر کے دائرہ اسلام ہی سے خارج ہوگئے مرزا نے قادیانیت' کفر و ارتداد کا جو پودا بویا تھا اس کی جڑیں آج بھی موجود ہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہر مسلمان کو اس فتنے سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

دریا بہ حباب اندر : دین و دنیا بہ کتاب اندر

سُنّت نبوی ﷺ اور جدید سائنس

تحقیق و تصنیف : (جناب) حکیم محمد طارق محمود چغتائی صاحب' (گولڈ میڈلسٹ)

علماء اسکالرز' محققین' انجینئرز' ڈاکٹرز' حکیم حضرات' اساتذہ دینی مدارس اور یونیورسٹی کالجز کے طلباء و ہر طبقہ کے لئے قابل قدر بیش بہا عام فہم علمی تحفہ

کتاب میں سنت' اور سائنس' سنت اور نفسیات' سنت اور میڈیکل' سنت اور اصول حفظان صحت وغیرہ پر سائنٹفک موازنہ اور تحقیق موجود ہے نیز حیرت انگیز عالمی تحقیقاتی انکشافات بھی ملاحظہ فرمائیں

پہلا صفحہ "میرا مطلوب و مقصود اتباع سنت' ہے نہ کہ اتباع سائنس چونکہ انسان طبعاً" روح کی طرف مائل ہوتا ہے اس لئے سنتوں کی سائنسی تائید کی ورنہ سنتیں سائنس کی قطعی محتاج نہیں"

قیمت = /175 روپے خصوصی رعایتی قیمت = /125 روپے ڈاک خرچ بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ و رابطہ کے لئے: محمد زاہد راشدی شعبہ تحقیق و تصنیف دار المطالعہ بالمقابل جامع مسجد بازار والی حاصل پور شہر (پرانا) ضلع بہاولپور (پنجاب) پاکستان

طبِ نبوی ﷺ

(ماخذ طب نبوی اور سائنس)

محمد اکبر مدنی

اللہ تعالیٰ نے ہر مرض کی دوا پیدا کی ہے۔ ذیل میں روز مرہ کے استعمال کی غذاؤں کے انسانی زندگی پر مفید اثرات کا مختصر بیان طب نبوی کی روشنی میں ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

خواص ادرک

ادرک دماغی کام کرنے والوں کے لئے مفید ہے۔ کمزور یادداشت کو بہتر بناتی ہے۔ حافظہ کی ہر خرابی کو دور کرتی ہے' معدہ کو تقویت دیتی ہے' سینے پر جمے ہوئے بلغم کو نکالتی ہے اور دائمی کھانسی میں آرام دیتی ہے۔ جوڑوں کے درد میں کھانا مفید ہے۔ ذیابیطس کے مریض ادرک کے پانی میں شہد کا شربت ملا کر دن میں کئی مرتبہ پئیں' ادرک کا جوس شہد میں ملا کر چاٹنے سے بلغمی کھانسی دور ہوتی ہے۔

خواص انگور

رسول اللہ ﷺ انگور بہت پسند فرماتے تھے۔ انگور کھانے سے خون صاف ہوتا ہے۔ بدن فربہ ہوتا ہے۔ امراض قلب اور امرض سینہ کے لئے بے حد مفید ہے۔

خواص سنگترہ

سنگترہ دل کو مضبوط کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اسے دل کے لئے مفید قرار دیا ہے۔ معدہ کی گرمی دور کرتا ہے۔ بار بار پیاس لگنے والوں کے لئے مفید ہے۔ جسم کو تقویت دیتا ہے۔ دانتوں اور مسوڑھوں کو مضبوط بناتا ہے۔

خواص انار

قرآن مجید نے انار کو اتنی اہمیت عطا فرمائی ہے کہ اسے جنت کا میوہ قرار دیا ہے۔ سورہ انعام اور سورہ رحمان میں اس کا ذکر ہے

انار کا جوس دل کو تسکین دیتا ہے' جسم کی توانائی بحال کرتا ہے' دل اور جگر کو طاقت دیتا ہے۔ خون کو صاف اور بلغم کو خارج کرتا ہے۔ بار بار اور قطرہ قطرہ پیشاب آنے کو ختم اور اسہال کو بند کرتا ہے۔ کھانے کو ہضم کرتا ہے۔

خواص انجیر

اگر انجیر کچھ عرصہ کھائی جائے تو گردہ' پتہ اور مثانہ سے پتھری کو نکال دیتی ہے۔ بواسیر کو ہمیشہ ختم کردیتی ہے۔ حلق کی سوزش میں مفید ہے۔ جوڑوں کے درد میں مفید ہے۔ بھوک لگانے والی اور سکون آور ہے۔ بلغم کو پتلا کرکے نکالتی ہے۔ پیاس بجھاتی ہے اور گیس کم کرتی ہے۔ پرانے قبض کے لئے نہار منہ روزانہ پانچ دانے انجیر کے کھائیں اور دودھ پئیں۔ انجیر کمر کے درد میں مفید ہے۔ فاضل چربی کو آہستہ آہستہ خارج کرتی ہے۔ گردے اور مثانہ کی پتھری انجیر کے استعمال سے ختم ہوجاتی ہے اور ریت بن کر خارج ہوجاتی ہے۔ انجیر پیشاب کے امراض کو دور کرتی ہے۔ پیٹ کی اکثر بیماریاں ختم ہوجاتی ہیں۔ انجیر شریانوں کی رکاوٹ کو دور کرتی ہے۔ جسم میں خون کی کمی کو دور کرتی ہے اور پھرتی لاتی ہے۔

خواص زیتون

اللہ تعالیٰ نے زیتون میں طرح طرح کے فائدے رکھے ہیں۔ اگر کوئی شخص روغن زیتون اچھی طرح دانتوں اور مسوڑھوں پر لگائے تو اس کے دانت مضبوط ہوں گے۔ اس کا تیل بالوں کو سیاہ کرتا ہے اور سردرد کو رفع کرتا ہے' قبض کو دور کرتا ہے' اگر بال جھڑتے ہوں تو اس کے تیل کی مالش کرنے سے بالوں کی جڑیں مضبوط ہوجاتی ہیں۔

خواص کلونجی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کلونجی ہر مرض کی دوا ہے۔ ماہرین طب کہتے ہیں کہ اگر اسے پیس کر گرم پانی میں شہد کے شربت کے ساتھ پیا جائے تو گردہ اور مثانہ سے پتھری نکال دیتی ہے۔ سانس پھولنے' سینے کے درد اور کھانسی کو آرام پہنچاتی ہے' قبض کو دور کرتی ہے۔ کلونجی مسلسل کھانے سے فالج دور ہوتا ہے۔ کلونجی کو گرم کرکے سونگھنے سے زکام دور ہوجاتا ہے۔

خواص دودھ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ گائے کا دودھ پیا کرو کیونکہ یہ ہر قسم کے درختوں پر چرتی ہے۔ اس کے دودھ میں شفا ہے اور اس کا مکھن عمدہ دوائی ہے (دودھ پینے کا صحیح وقت خالی پیٹ ہے۔) دودھ پینے کے بعد فوراً" چہل قدمی کرنا یا سو جانا ہاضمہ خراب کرتا ہے۔ بڑی عمر کے لوگوں کے لئے دودھ میں شہد ملا کر پینا زیادہ مفید ہے۔ دودھ جسم کی خشکی دور کرتا ہے' طبیعت کو ملائم رکھتا ہے اور جلدی ہضم ہوجاتا ہے۔ دماغ کو تیز کرتا ہے۔

خواص کدو (لوکی)

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے اے لوگو! کدو کھانے کو اختیار کرو' یہ دماغ کی قوت زیادہ کرتا

ہے' جب ہانڈی پکاؤ تو اس میں کدو ڈال دو کہ غمگین دل کو مضبوط کر دیتا ہے۔ گردوں کے مرض میں کدو کھانا مفید ہے' اس سے گردوں کو آرام ملتا ہے اور پتھری نکل جاتی ہے۔ کدو عقل میں اضافہ کرتا ہے اور دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ یرقان کے لئے بہترین ہے۔ کھجور کو مکھن کے ساتھ کھانا بدن کو فربہ کرتا ہے۔

خواص تربوز

کھانا کھانے سے پہلے تربوز کھانے سے پیٹ دھل کر صاف ہوجاتا ہے' گردہ اور مثانہ سے پتھری نکالتا ہے۔ اس کا جوس پیاس بجھاتا ہے۔ تربوز کھانے سے رنگت صاف ہوتی ہے۔ تربوز آنتوں کی سوزش کو دور کرتا ہے۔ یرقان کے مرض میں مفید ہے۔ کھانا کھانے سے ایک گھنٹہ پہلے تربوز کھانے سے بھوک لگتی ہے۔

خواص شہد

روزنہ شہد کھانے سے سر کے بال گرنا بند ہوجاتے ہیں۔ شہد پانی اور نمکیات کی کمی کا ازالہ کرتا ہے۔ اس کے پینے سے پیٹ کے زخم مندمل ہوجاتے ہیں۔ یہ دانتوں کے لئے بہترین ٹانک ہے۔ شہد دودھ میں ملا کر پینے سے حافظہ تیز ہوتا ہے۔ جو کوئی قرآن پاک حفظ کرنے کا ارادہ کرے باقاعدگی سے شہد کھائے۔ باقاعدگی سے شہد پینے والوں کو گردہ اور پیٹ کی کوئی بیماری نہیں ہوتی۔ حافظے کی کمزوری دور کرتا ہے۔ شہد کثرت سے کھایا جائے تو یرقان' فالج' لقوہ' زہر کے اثرات اور سینے کے درد میں مفید ہے۔ شہد کے مسلسل استعمال سے بڑھاپے میں کمزوری' بلغم اور جوڑوں کا درد دور ہوتا ہے۔ طبیعت میں بے چینی' سستی اور کاہلی دور ہوتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو شفا دینے والی چیزوں کو اپنے اوپر لازم کرلو ایک شہد' دوسرے قرآن پاک کو۔

خواص لہسن

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے لہسن کھاؤ اس کے ذریعہ علاج کرو کیونکہ اس میں اکثر بیماریوں سے شفا ہے۔ لہسن کھانے سے سینے کا درد دور ہوتا ہے' کھانا ہضم ہوتا ہے' پیاس بجھاتا اور پیشاب آور ہے۔ سینے سے بلغم اور پیٹ کے کیڑے ختم کرتا ہے۔ فالج کے مرض میں کھانا مفید ہے' خون کو پتلا کرتا ہے' آواز کو صاف کرتا ہے۔

(ماخذ طب نبوی اور سائنس)

○

کنور ادریس قادیانی وزیر صوبہ سندھ اور قادیانی جج کو فی الفور ہٹایا جائے

کوٹ جام مدرسہ حنفیہ تحفیظ القرآن کا سالانہ جلسہ زیر صدارت حضرت امیر مرکزیہ خواجہ خان محمد مدظلہ منعقد ہوا۔ جس میں حفاظ قرآن طلباء کی دستار بندی اور تقسیم اسناد حضرت امیر مرکزیہ کے دست مبارک سے کی گئی۔ اہمیت تعلیم قرآن پاک پر مفتی حفیظ اللہ بھکر اور مولانا قاری محمد حیات تونسوی نے روشنی ڈالی' جلسہ میں نگران حکومت اور صدر پاکستان جناب فاروق احمد خان لغاری سے ملک میں قادیانیت کو اہم عہدوں پر فائز کرنے پر سخت غصہ کا اظہار کیا۔ جلسہ میں اس سلسلہ میں قرارداد نمائندہ ختم نبوت بھکر دین محمد فریدی نے پیش کی۔ قرارداد میں کہا گیا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت غیر سیاسی اور فرقہ واریت سے پاک جماعت ہے جو اسلام اور سالمیت پاکستان کی محافظ ہے۔ ملک میں قادیانی اور یہودی لابی کے خلاف مسلمانوں کے ایمان کی محافظ ہے۔ ملک میں نگراں حکومت کی جانب سے صوبہ سندھ میں متعصب قادیانی کنور ادریس کو وزیر مقرر کرنا انتہائی افسوس ناک ہے۔ اس سے بڑھ کر ہائی کورٹ میں قادیانی جج کا تقرر آئین اور انصاف پر بہت بڑا حملہ ہے لہٰذا حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانی وزیر اور جج کو فی الفور برطرف کیا جائے۔ قرارداد اتفاق رائے سے منظور ہوئی۔

بقیہ : دینی تقاضے

ہے کہ مغرب کو معلوم ہے کہ جہاد کی کامیابی' امت مسلمہ کی ملی تاریخ کو جس احساس فتح مندی اور عالی حوصلگی کے درخشاں تحفات سے مزین کرے گی' اس کے بعد مغربی اور امریکہ کے اضمحلال کا عالم بہت عبرتناک ہوگا ....

حاصل یہ ہے کہ تعلیم' تبلیغ اور جہاد کے میدانوں میں جو بے پناہ وسعتیں پیدا ہوئی ہیں اور جو نت نئے تقاضے سامنے آئے ہیں' ان کا صحیح ادراک اور ان کو بحسن و خوبی پورا کرنے کے لئے جدوجہد کرنا اور اس کے لئے اکابر علماء کرام سے علمی' عملی اور فکری رہنمائی حاصل کرنا وقت کی پکار ہے ...... اللہ کی توفیق' پیران مے فروش کو بھی شامل ہو اور جوانان مے نوش کو بھی..........

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان
صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس
اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کندن ۱۰ سٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر: ۲۳۵۸۰۳

اخبارِ ختمِ نبوت

شیخوپورہ میں ختم نبوت کانفرنس

شیخوپورہ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع شیخوپورہ کے زیر اہتمام ۲۸، ۲۹، ۳۰ دسمبر ۱۹۹۶ء کو شیخوپورہ شاہ کوٹ اور سانگلہ ہل میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئیں۔ شیخوپورہ جامع مسجد عید گاہ حضرت مولانا عبداللطیف انور شاہ کوٹ کی صدارت میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا اللہ وسایا، مولانا منظور احمد چنیوٹی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے خطاب کیا۔ جبکہ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا عبدالہادی نے سرانجام دیئے کانفرنس رات گئے جاری رہی۔

علماء کرام نے ضلع شیخوپورہ کی انتظامیہ کی سانگلہ ہل میں قادیانیت نوازی پر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا ضلعی انتظامیہ نے قادیانیوں کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے، جبکہ چک نمبر ۴۵ موڑ سانگلہ ہل میں دو مرتبہ ختم نبوت کانفرنس کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کی اور ناکہ بندی کرکے علماء کرام کو کانفرنس ہال میں جانے میں روکاٹیں ڈال کر قادیانیوں کو خوش کیا گیا، علماء کرام نے کہا کہ اگر انتظامیہ مرزائیت نوازی سے باز نہ آئی تو ہائی کورٹ میں رٹ دائر کی جائے گی۔

نیز علماء کرام نے قادیانیوں کی ملک و ملت کے خلاف ریشہ دوانیوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور نگراں حکومت کی قادیانیت نوازی، کنور ادریس قادیانی کو سندھ میں چھ وزارتیں سپرد کرنے، اسلام بھٹی، جاوید منیر قادیانی کو لاہور ہائی کورٹ کا جج بنانے اور مذکورہ بالا ججوں کا مسلمان کی حیثیت سے حلف اٹھانے کی پرزور مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا مذکورہ بالا قادیانیوں کو ان عہدوں سے علیحدہ کیا جائے اور قادیانیوں کی ملک و ملت کے خلاف سازشوں پر کڑی نظر رکھی جائے۔

شاہ کوٹ میں ختم نبوت کانفرنس

شاہ کوٹ (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامعہ اشرفیہ شاہ کوٹ میں ۲۹ دسمبر ۱۹۹۶ء کو ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی یادگار احرار مولانا محمد احمد میاں علی ڈوگراں تھے۔ کانفرنس سے مولانا عبداللطیف انور، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالہادی، مولانا غلام مصطفیٰ خطیب ربوہ نے خطاب کیا۔ جبکہ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا مفتی غلام مرتضیٰ نے سرانجام دیئے۔ اور انتظامات قاری سید احمد نے کئے، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مرزائیت کا پس منظر، مرزا قادیانی کے دعاوی، علماء کرام کا تعاقب، مجلس احرار اسلام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرزائیت کے تعاقب کے سلسلہ خدمات پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیت کا پوری دنیا میں تعاقب جاری رکھا جائے اور ان کی ریشہ دوانیوں کا بھرپور احتساب کیا جائے گا۔ مولانا شجاع آبادی نے نگراں وزیر اعلیٰ سندھ ممتاز بھٹو کی قادیانیت نوازی اور تحریک ختم نبوت سے جہالت پر کڑی تنقید کی۔ انہوں نے کہا کہ ممتاز بھٹو کا کردار قوم سے ڈھکا چھپا نہیں، انہوں نے کہا قوم نے ظفر اللہ قادیانی کے خلاف ۱۹۵۳ء میں تحریک چلاکر قادیانی اقتدار کے منصوبوں پر پانی پھیر دیا۔ ۱۹۷۴ء ممتاز بھٹو کے گرو ذوالفقار علی بھٹو کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کردیا مولانا غلام مصطفیٰ نے کہا کہ ہم ربوہ میں قادیانی ظلم و ستم کے خلاف سد سکندری ہیں۔ ہم نے بلاامتیاز متعصب ربوہ میں قادیانی آمریت کے ظلم و ستم کا شکار قادیانی مظلومین کی بھرپور اعانت کی ہے اور آئندہ بھی مظلوموں کی امداد جاری رکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی جارحیت کا شکار قادیانی عوام ربوہ میں ان کے مظالم سے تنگ آچکے ہیں۔ کانفرنس دس بجے مولانا محمد احمد کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

نگراں حکومت کے غیردانشمندانہ اقدامات کے خلاف شادی لارج میں احتجاجی جلوس

شادی لارج (نمائندہ خصوصی) قادیانی وزیر کنور ادریس کی تقرری اور عبدالغفور احسان نامی قادیانی کھوسکی شوگر ملز میں تقرری کے خلاف شادی لارج میں ایک بہت بڑا احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ جامع مسجد شادی لارج سے احتجاجی جلوس روانہ ہوا اللہ اکبر، ختم نبوت زندہ باد، قادیانیت مردہ باد کے نعروں سے مین بازار گونج اٹھا۔ اور چوک صدیق اکبر پر علماء اور علاقہ کے معززین نے قادیانیت کی گھناؤنی سازشوں کو اپنی تقاریر کے ذریعے بے نقاب کیا۔

علماء حضرات میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کے مبلغ حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب' جماعت اسلامی کے مولانا عبدالغفور' مولانا عبدالمجید کے علاوہ دوسرے مقررین نے اپنے اپنے خطابات میں دشمن دین و ملت قادیانی وزیر اور عبدالغفور احسان نامی قادیانی کی کھوسکی شوگر ملز سے فی الفور برطرفی کا وزیر اعلیٰ سندھ اور صدر پاکستان سے بھرپور مطالبہ کیا۔

مولانا امام الدین قریشی کا دورہ ضلع بھکر

مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مظفر گڑھ مولانا امام الدین قریشی نے ضلع بھکر کے آٹھ روزہ دورہ کیا۔ جمعۃ المبارک دریاخان گلزار مدینہ مسجد' چک گرائیں' کلورکوٹ روڈی' نواں جنڈانوالہ' دلیوالہ' بہل' نوتک' دوسرا جمعہ جامع مسجد رشیدہ بھکر پڑھایا۔ آپ نے اپنے پورے دورہ میں جماعت کا پروگرام پیش کیا۔ اور اپنے تمام دورہ میں ملک میں قادیانیت کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کی تشویش کا اظہار کیا۔ صوبہ سندھ میں کنور ادریس کو صوبائی وزیر بنانے پر سخت احتجاج کیا۔ اور قادیانی جج مقرر کرنے پر کہا کہ بے نظیر کی حکومت کو اتنی جرات نہیں ہوئی کہ اپنے دور حکومت میں ہائی کورٹ کا جج کسی قادیانی کو مقرر کرے۔ مگر چند دن کی مہمان حکومت جس انداز سے مرزائی کو ترقی دے رہی ہے وہ انتہائی تشویش ناک بات ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنے والی حکومت امریکہ کے اشارہ پر قادیانیوں کے سپرد کرنے کا منصوبہ بنایا جارہا ہے ختم نبوت کے درویش صفت رہنما ہیں اس منصوبے کو مسلمانوں کے تعاون سے ناکام بنادیں گے۔

قادیانی خاتون کا قبول اسلام

کوئٹہ (نمائندہ خصوصی) ایک قادیانی خاندان کی لڑکی صفیہ ڈار نے مسلمان نوجوان جاوید حسین سے اسلام کی حقانیت پر تفصیلی بحث کی اور آخر قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کرلیا ممتاز عالم دین قاری محمد افتخار کاظمی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور باقاعدہ حلف نامہ پیش کرکے جاوید حسین نامی سے نکاح کرلیا۔ لیکن قادیانیوں نے پولیس کو غلط اطلاع دے کر لڑکی اور لڑکے اور اس کے مزید پانچ ساتھی مسلمانوں کو گرفتار کروادیا لڑکی نے پولیس اور مجسٹریٹ کے سامنے بیان دیا کہ وہ اس نے بارضا و رغبت بغیر کسی جبر کے اسلام قبول کیا اب وہ آخر دم تک اسلام پر قائم رہے گی۔ اس بیان کے باوجود پولیس نے اس کو ایدھی سینٹر کی تحویل میں دے دیا جب مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کو اس زیادتی کا علم ہوا تو ایک وفد کی شکل لئے جس میں مولانا محمد منیر اور صوبائی امیر جامع مسجد قندھاری کے خطیب مولانا عبدالواحد ملی یکجہتی کونسل کے صدر مفتی غلام محمد قادری' جماعت اسلامی کے امیر مولانا عبدالحق بلوچ' قاری سید افتخار کاظمی' مولانا محمد علی صدیقی' جناب فیاض حسن سجاد' حاجی شاہ محمد آغا' حاجی تاج محمد فیروز' حاجی نعمت خان' خلیل الرحمان' پروفیسر فیض محمد ربانی' قاری غلام یاسین' حافظ عبدالمجید' ناظم دفتر غلام یاسین اور مجلس کے تمام عہدیداران نے ڈی سی کوئٹہ جناب فداء حسن فداء سے ملاقات کی جنہوں نے مسماۃ صفیہ کے بیانات سے اور تمام قانونی کارروائیاں پوری کرتے ہوئے موصوفہ کو مسلمانوں کے حوالہ کردیا علماء کرام نے ڈی سی کوئٹہ اور مجسٹریٹ جناب ذوالفقار درانی کا شکریہ ادا کیا نیز یاد رہے کہ مسلمان ہونے والی موصوفہ بلوچستان کے اہم قادیانی خاندان سے تعلق رکھتی ہے اور اس کے مسلمان ہونے سے قادیانیوں کے حوصلے پست ہوگئے اور مسلمانوں میں ایک خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ اللہ تعالیٰ سبھی کو حق سمجھنے کی توفیق دے۔

سانگلہ ہل میں ختم نبوت کانفرنس

سانگلہ ہل (نمائندہ خصوصی) سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ کی سب تحصیل ہے' جس کے چکوں میں قادیانی خاصے بااثر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ آئے دن مسلمانوں کو اپنے جال میں پھانسنے' انہیں کینیڈا' فرانس' جرمنی اور امریکہ کا ویزا دینے ان کو مشرک اور کافر قادیانی بنانے کی سازشوں میں مصروف رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ ان کی ریشہ دوانیاں ارباب حل و عقد تک اثر انداز ہورہی ہیں۔ انتظامیہ سے تعلق رکھنے والے حضرات کو بھی آفرز کرتے ہیں' ایک افسر سے ملاقات ہوئی تو اس نے خود کہا کہ قادیانیوں نے مجھے رشتہ کی پیشکش کی ہے۔ بایں ہمہ انتظامیہ مجرمانہ خاموشی اختیار کئے ہوئے ہے گزشتہ مہینوں میں قادیانیوں نے سانگلہ کے ایک چک میں خطیب صاحب کو جمع کا خطبہ دینے سے منع کردیا۔ تو مجلس نے مقامی دوستوں کے تعاون سے چک ۴۵ موڑ میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کا اعلان کیا۔ اس سے قبل مولانا منظور احمد چنیوٹی کو مذکورہ بالا چک میں داخل ہونے سے روک دیا گیا تھا۔ تو کانفرنس میں شرکت کے لئے مولانا اللہ وسایا' مولانا فقیر اللہ اختر' غیر معروف راستوں سے ہوتے ہوئے مسجد میں پہنچ جانے میں کامیاب ہوگئے اور کانفرنس سے خطاب کیا۔ اسی سلسلہ میں شیخوپورہ' شاہ کوٹ' سانگلہ ہل شہر میں کانفرنس کی اجازت کے لئے درخواست ڈپٹی کمشنر کو دی گئی تو انہوں نے شیخوپورہ اور شاہ کوٹ کی اجازت دی لیکن سانگلہ میں لاؤڈ اسپیکر کی اجازت نہ دی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے سانگلہ علاقہ غیر ہے جہاں ڈی سی کا آرڈر نہیں چلتا بلکہ قادیانی تمنداروں کا آرڈر چلتا ہے۔ بہرحال یہ گورنمنٹ پنجاب کے لئے لمحہ فکریہ ہے' تمام تر روکاوٹوں کے باوجود حضرت مولانا عبداللطیف انور' مولانا عبدالہادی' مولانا خدا بخش' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' سانگلہ ہل پہنچے اور کانفرنس سے خطاب کیا' جو جامع مسجد کیٹی والی میں حاجی صابر حسین کی صدارت میں منعقد ہوئی۔

نام کتاب : طریقہ وصیت (وصیت کی اہمیت)

ضخامت : ۷۱۰ صفحات

قیمت : ۹۰ روپے

ناشر : زم زم پبلشرز جنید مینشن ڈی میلو روڈ برنس روڈ، کراچی

موت ایک ایسی اٹل اور ٹھوس حقیقت ہے کہ اس سے کسی کو بھی انکار نہیں، جب سے دنیا معرض وجود میں آئی ہے زندگی اور موت کا نظام جاری ہے اور جب تک یہ دنیا باقی ہے یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا۔ دنیا میں لوگ آتے رہیں گے اور جاتے رہیں گے تاآنکہ قیامت آجائے گی۔

(زیر تبصرہ کتاب میں) قرآن و سنت کی روشنی میں وصیت کی اہمیت و فضیلت، حقوق اللہ اور حقوق العباد، قضائے عمری، نماز، روزہ، حج، زکوۃ آخری اور ضروری وصیت، عورتوں کے لئے طریقہ وصیت، علماء و صلحاء کے لئے وصیت، میراث کی تقسیم اور وارثین کے لئے قرضوں کی ادائیگی کا طریقہ جیسے بیسیوں مضامین پر مشتمل ایک بیش بہا تحفہ جس کا مطالعہ ہر خاص و عام کے لئے یکساں مفید ہے۔

نام کتاب : برکات عید اور ہماری غفلتیں

مرتبہ : مولانا مفتی محمد عمر فاروق

قیمت : ۱۹ روپے

ناشر : جامعہ دارالعلوم ابوہریرۃؓ جام پور ضلع راجن پور

(زیر تبصرہ کتاب میں) شب عید کی فضیلت، عید اور شب عید میں مغفرت، عید کارڈ، عید کی تیاری، عید کا مصافحہ اور معانقہ اور معانقہ سفر سے واپس آنے پر ہے، جیسے کئی دوسرے عنوانات پر مشتمل ہے خاص کر عید کارڈ جیسی بے فائدہ اور خلاف اسلام رسم وغیرہ کو فاضل مرتب نے قرآن و سنت کی روشنی اور اکابرین امت کے فتاوی کی روشنی میں بیان کیا ہے۔ یہ کتاب اصلاحی کتب میں ایک اچھا اضافہ ہے۔

تبصرہ کتب

آپ کے مسائل اور ان کا حل (جلد اول)

مؤلفہ : مولانا محمد یوسف لدھیانوی

قیمت : ۱۳۵ روپے

ضخامت : ۴۰۰ صفحات

ناشر مکتبہ لدھیانوی، مسجد فلاح نصیر آباد فیڈرل بی ایریا ۱۴ کراچی

حکیم العصر حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم العالیہ نے ۱۹۸۷ء سے جنگ اخبار میں "آپ کے مسائل اور ان کا حل" کے عنوان سے کالم شروع فرمایا۔ کالم فقہی سوالات پر مشتمل تھا۔ قارئین کی طرف سے مسائل معلوم کیے جاتے اور حضرت اقدس اس کے اپنے انداز میں جواب مرحمت فرماتے یہ سلسلہ اتنا مقبول ہوا کہ غالباً جنگ میں تسلسل سے سب سے زیادہ ڈاک اسی کالم کی آتی ہے کالم کی مقبولیت کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ قارئین سب سے پہلے اسی کا مطالعہ کرتے ہیں۔ بے شمار قارئین نے کہا کہ ہمیں گھر بیٹھے تمام مسائل سے آگاہی ہوئی ہے۔ چند سال قبل قارئین کے اصرار اور امام اہلسنت مفتی احمد الرحمانؒ کی خواہش پر حضرت اقدس نے اس کی ترتیب کا کام شروع فرمایا تو احساس ہوا کہ یہ تو بہت ذخیرہ ہے۔ تکرار ختم کرکے ایک ایک موضوع پر بے شمار مسائل ہیں اس لئے موضوعات کے اعتبار سے اس کی ترتیب شروع کی۔ پہلی جلد میں ایمانیات اور عقائد سے متعلق مسائل جمع کئے گئے۔ اس کے اہم عنوانات ایمانیات، اجتہاد تقلید، محاسن اسلام، کفر و شرک اور ارتداد کی تعریف اور احکام، غیر مسلم سے تعلقات، بشریت انبیاء علیہم السلام، معراج، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت، غلط عقائد رکھنے والے فرقے، قادیانی فتنہ، عقیدہ ختم نبوت اور نزول عیسی علیہ السلام، علامات قیامت، گناہوں سے توبہ، آخرت کی جزا اور سزا، تعویز گنڈے اور جادو، جنات توہم پرستی میں جس کے تحت ۳۷۱ مسائل پر تفصیلی اور اجمالی بحث کی گئی ہے مارچ ۱۹۸۹ء میں اس کا پہلا ایڈیشن شائع ہوا اب تک کئی ایڈیشن شائع ہوکر مقبولیت عام حاصل کرچکے ہیں۔ اکثر علماء کرام فتاوی کے سلسلے میں اس سے رجوع کرتے ہیں، عام مسلمانوں کے لئے یہ کتاب بہت نافع ہے۔

شخصیات و تاثرات

مؤلفہ : مولانا محمد یوسف لدھیانوی

قیمت : ۱۳۰ روپے

ضخامت : ۳۱۲ صفحات

ناشر مکتبہ لدھیانوی، مسجد فلاح نصیر آباد فیڈرل بی

ایریا ۱۴ کراچی

حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب زید مجدہم ۱۹۷۹ء سے حضرت اقدس محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوری نوراللہ مرقدہ کے حکم سے ماہنامہ "بینات" کی ترتیب و تزئین فرما رہے ہیں۔ حضرت بنوری رحمتہ اللہ علیہ اپنی حیات طیبہ میں بصائر و عبر خود تحریر فرمایا کرتے تھے۔ حضرت بنوری رحمتہ اللہ علیہ کی وفات کے بعد جانشین حضرت بنوری مولانا مفتی احمد الرحمان رحمتہ اللہ علیہ کے اصرار پر حضرت اقدس کے بصائر و عبر تحریر فرمانا شروع کیا اس دوران بہت سے اکابر اس دنیا سے دار آخرت کی طرف تشریف لے گئے تو حضرت لدھیانوی نے ان کی وفات پر اپنے تاثرات بصائر و عبر میں تحریر فرمائے۔ زیر تبصرہ کتاب ان تاثرات کا مجموعہ ہے کتاب اکابر کی سوانح کے اعتبار سے بھی بے نظیر ہے اور حضرت اقدس کے حکم کے تاثرات نے اس کو چار چاند لگا دیئے' اس مجموعہ میں تقریباً "۵۴" اکابر جن میں حضرت اقدس مولانا بنوری رحمتہ اللہ علیہ' حضرت مولانا خیر محمد جالندھری رحمتہ اللہ علیہ' حضرت مولانا عبداللہ بہلوی" مولانا احتشام الحق تھانوی" مولانا غلام اللہ خان" مفکر اسلام مولانا مفتی محمود رحمتہ اللہ علیہ' مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزاروی" شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا رحمتہ اللہ علیہ' مولانا شمس الحق افغانی" مولانا محمد شریف جالندھری" حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفی رحمتہ اللہ علیہ' حضرت مولانا قاری فتح محمد پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ' شیخ المرشد حضرت مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک جیسے نابغہ روزگار شخصیات شامل ہیں کا تذکرہ شامل ہے۔ کتاب طباعت کے اعتبار سے بھی حسن کا شاہکار ہے۔

○

اللہ ہی اللہ

مؤلفہ : قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

ناشر : مکتبہ انوار مدینہ محلہ صدیق آباد مانسہرہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دل کا زنگ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اترتا ہے۔ رب کائنات جس دل میں گھر کر لیں اس دل کی عظمت کا کیا ٹھکانہ۔ قاضی محمد اسرائیل صاحب نے توحید' اسمائے ربانی اور اسمائے حسنیٰ وغیرہ کو عام فہم انداز میں بیان فرمایا ہے۔ امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد ظلہ العالی نے اس کتاب کی تعریف فرمائی ہے۔

گستاخ رسول ﷺ کی سزا

مؤلفہ : قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

ناشر : مکتبہ انوار مدینہ محلہ صدیق آباد مانسہرہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس تمام مذاہب عالم کے لئے سراپا رحمت و برکت ہے۔ آپ کی شان سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام نے بھی بیان فرمائی۔ آپ کی توہین ہر مذہب میں درست نہیں۔ گزشتہ کچھ عرصہ سے بعض نام نہاد مسلمان اور غیر مسلم مصنفین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو نشانہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور توہین رسالت کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمرے میں آتے ہیں۔ مؤلف نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور ائمہ دین کے اقوال گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں اس مضمون میں جمع کر دیئے ہیں۔ موجودہ دور میں کتاب کی بہت اہمیت ہے۔

قہر الٰہی بر فتنہ گوہر شاہی

مرتب : ابن لعل دین

ناشر : مکتبہ انوار مدینہ محلہ صدیق آباد مانسہرہ

گوہر شاہی فتنہ نے دین اسلام کو بگاڑنے اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے کا جو بیڑا اٹھایا ہوا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس کی پشت پناہی لادین قوتیں کر رہی ہیں' دین اسلام کو بگاڑنے میں اکبر بادشاہ کو پیچھے چھوڑنے کی کوشش کی ہے (ہفت روزہ ختم نبوت کے رسالوں میں اس کی تفصیلات شائع کیں) جناب لعل دین صاحب نے ان کی خرافات کو اس رسالہ میں جمع فرمایا ہے۔ مسلمانوں کے لئے اس کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

آؤ جنت کی سیر کریں

مرتب : قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

ناشر : مکتبہ انوار مدینہ جامع مسجد صدیق اکبر صدیق آباد مانسہرہ

• اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی زندگی کو جنت کے بدلے میں خریدا ہے۔ جنت کا حصول اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی مسلمانوں کا مقصد اولین ہے۔ قرآن کریم اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حصول کے نسبت کے آسان طریقے بیان فرمائے ہیں۔ قاضی اسرائیل صاحب نے احادیث نبویہ کی روشنی میں یہ رسالہ مرتب فرمایا ہے۔

پاکستان میں کیا ہوگا؟

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری" کی ایک تقریر

ناشر : مکتبہ انوار مدینہ جامع مسجد صدیق اکبر محلہ صدیق آباد مانسہرہ

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ کی تمام تقاریر ادب و علم کا ذخیرہ تھیں لیکن بعض تقاریر تو رب کائنات نے مقبولیت عام عطا فرمائی۔ زیر تبصرہ تقریر امیر شریعت کی وہ تقریر ہے جو بنام پاکستان

سے تھی حضرت نے بننے والے پاکستان میں ہونے والے واقعات کی نشاندہی کردی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت شاہ صاحبؒ کی اس تقریر کو سچ کرکے دکھایا اور پاکستان کے وہ تمام واقعات رونما ہوئے جس کی طرف شاہ صاحب نے ارشاد فرمایا تھا واقعی شاعر نے سچ کہا ہے۔

قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید

تحریک ختم نبوت ۵۳

مؤلف : مولانا اللہ وسایا

ناشر : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' حضوری باغ روڈ ملتان

ختم نبوت تحریک کا آغاز تو اس وقت سے علماء لدھیانہ نے کردیا تھا۔ جب مرزا غلام احمد قادیانی نے مجدد کا دعویٰ کیا تھا۔ جب مسیح موعود کا دعویٰ کیا تو تمام علماء کرام نے مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر کا فتویٰ جاری کیا اور علامہ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر علماء کرام کو بیعت کراکر حکم دیا کہ وہ ختم نبوت کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کردیں۔ پاکستان بننے کے بعد قادیانیوں نے وزیر خارجہ ظفر اللہ کی حمایت سے بلوچستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کی سازش شروع کی اور مرزائیوں کے دوسرے خلیفہ مرزا بشیرالدین محمود نے اعلان کیا کہ ۱۹۵۲ء گزرنے نہ پائے کہ بلوچستان کو قادیانی اسٹیٹ بنادیا جائے۔ ۳۱ دسمبر رات بارہ بجکر ایک منٹ پر چنیوٹ میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا بشیرالدین محمود کو للکار کر اعلان کیا۔ مرزا ۱۹۵۲ء گزر گیا۔ ۱۹۵۳ء امیر شریعت کا ہے۔ پھر قادیانیوں کے خلاف تحریک کا آغاز ہوا۔ ظفر اللہ قادیانی وزیر خارجہ ہونے کے باوجود سرکاری انتظام اور حفاظت کے باوجود کراچی

تقریر نہ کرسکا۔ پورے پاکستان میں آواز گونجی کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دو۔ لاہور میں جلوس نکلا۔ ختم نبوت کے پروانوں پر فوج نے جنرل اعظم خان کے حکم پر گولیاں چلائیں اسکول' کالج کے لڑکوں نے گولیوں کی آوازیں سنیں تو دیوانہ وار بستے پھینک کر سینہ تان کر میدان میں اترے۔ دس ہزار نوجوانوں نے جام شہادت نوش کیا۔ ایک لاکھ سے زائد علماء کرام' مشائخ عظام اور رضاکاران ختم نبوت جاں نثاران ختم نبوت قافلہ امیر شریعت کے ساتھ پابند سلاسل ہوئے۔ کسی نے ایک سال' کسی نے کئی سال سزائیں بھگتیں' پورا پاکستان گونج اٹھا۔

قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں' مجلس تحفظ ختم نبوت پر پابندی عائد کی دفاتر سیل کردیئے گئے۔ ریکارڈ ضائع کردیا گیا۔ خدا بھلا کرے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا کا کئی سال بعد ایک ایک کاغذ ایک ایک یادداشت جمع کرکے ختم نبوت ۱۹۵۳ء کو مرتب کیا۔ عقیدہ ختم نبوت کے سوالوں کے لئے یہ ایک عظیم اور نایاب تحفہ ہے اور قادیانیت کے اوپر ایک ضرب کاری۔ ہر مسلمان کے لئے اس کا مطالعہ بہت مفید اور جاں نثاران ختم نبوت کے لئے ضروری ہے رضاکاروں کے لئے ہر دفتر ختم نبوت میں رعائتی قیمت پر دستیاب ہے۔

سجدہ سہو سے نماز کی درستگی

ثمینہ شفقت قریشی سہام

مسلمان مردوں کی طرح مسلمان عورتوں پر بھی نماز فرض کی گئی ہے۔ البتہ مردوں کی نسبت عورتوں کو کچھ رعایتیں اور چھوٹ دی گئی ہیں جن میں مساجد کی بجائے گھروں میں نماز ادا کرنے کی چھوٹ اور اسی طرح ایام کے زمانہ میں بھی رعایت دی گئی ہے۔ نماز کی ادائیگی تو فرض ہے لیکن اس کی ادائیگی کے طریقوں میں بعض افعال فرض ہیں جن کا ادا کرنا ضروری ہے اور اگر ان میں کوئی کمی یا خامی رہ جائے تو بعض صورتوں میں تو نماز لوٹانا ضروری ہو جاتا ہے اور بعض میں سجدہ سہو سے اس غلطی کا ازالہ کیا جاسکتا ہے۔ مرد حضرات تو مساجد میں ائمہ حضرات سے موقع محل کے مطابق مسئلہ دریافت کرکے رہنمائی حاصل کرسکتے ہیں جبکہ خواتین امور خانہ میں مصروف رہنے اور مساجد میں نہ جاسکنے کے باعث شک و شبہ میں مبتلا ہوکر پریشان رہتی ہیں۔ عورتوں کی ان تکالیف کو مدنظر رکھتے ہوئے نماز کی ادائیگی کے بارے میں چیدہ چیدہ مسائل اور غلطی کی صورت میں سجدہ سہو ادا کرنے کا طریقہ اور کن کن امور میں سجدہ سہو ادا کرنا واجب اور کن میں صرف استغفار کرنا کافی ہوتا ہے' پر تبادلہ خیال کرنا ضروری ہے۔ اور اس کے ساتھ متعلقہ دوسرے امور بھی خاتون خانہ کے لئے جاننا بے حد ضروری ہے۔ اسی طرح نماز ادا کرتے وقت سجدہ سہو کے بارے میں معلومات اور طریقہ جاننا ہر مومن خاتون کے لئے ضروری ہے۔

نماز ارکان اسلام کا اہم رکن ہے۔ شیطان کو گوارا نہیں ہوتا کہ اللہ کے بندے اس رکن کی ادائیگی کریں اور اگر کریں تو صحیح نماز نہ پڑھ سکیں چنانچہ نماز کے دوران دلوں میں وسوسے ڈال کر دھیان ادھر ادھر کرنے کی شرارتوں پر ہمیشہ کوشاں رہتا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان سے کوئی نہ کوئی بھول چوک نماز کی ادائیگی میں ہوجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ اس نے اس غلطی کے تدارک کے طریقے بھی ہمارے لئے اپنے رسول مقبول ﷺ کی معرفت متعین فرمادیئے ہیں جن سے تصیح بھی ہوجاتی ہے اور دل بھی مطمئن ہوجاتا ہے۔ نماز کی ادائیگی کے دوران کسی بڑی غلطی کی تلافی کے لئے سجدہ سہو کی سہولت عطا فرمائی گئی ہے۔ اس کی ادائیگی کا طریقہ

یہ ہے کہ آخری قعدہ میں عبدہ و رسولہ تک التحیات پڑھ کر دائیں طرف سلام پھیر کر دو سجدے کئے جاتے ہیں اس عمل کو سجدہ سہو کہتے ہیں، یعنی بھول کا سجدہ۔ سہو کے معنی لغت میں بھول کے ہوتے ہیں، حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ "جب تم میں کوئی نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آجاتا ہے اور (ادھر ادھر کی باتیں سجھا کر) اس کو شک میں ڈال دیتا ہے یہاں تک کہ وہ نہیں جانتا کہ اس نے کتنی رکعات پڑھی ہیں پس جب تم میں سے کوئی شخص اس کو محسوس کرے تو دو سجدے بیٹھے ہی بیٹھے کرے" (بخاری، مسلم)۔ کسی واجب کے چھوٹ جانے سے یا واجب یا فرض میں تاخیر (یعنی دیر) ہوجانے سے یا کسی فرض کو دوبارہ ادا کرنے سے مثلاً ایک رکعت میں دو رکوع کردیئے یا تین سجدے کردیئے تو ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہوجاتا ہے۔ لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے کہ ایسا کسی بھول چوک سے ہو اگر قصداً کیا ہو تو سجدہ سہو سے غلطی دور نہ ہوگی بلکہ نماز نئے سرے سے پڑھنی پڑے گی یہ بات اچھی طرح ذہن نشین ہونی چاہئے کہ فرض چھوٹ جانے کی تلافی سجدہ سہو سے ہرگز نہیں ہوتی بلکہ نماز کو دوبارہ پڑھنا فرض ہے اگرچہ فرض بھول کر چھوٹ گیا ہو۔

فرض کی پہلی دو اور سنت اور نفل کی سب رکعتوں میں الحمد شریف کے ساتھ کوئی سورۃ ملانا واجب ہوتا ہے اگر سورۃ ملانا بھول جائیں تو سجدہ سہو کرلیں۔ الحمد شریف پڑھنے کے بعد سورۃ ملاتے وقت بہت زیادہ دیر ہوجائے تو ایسی صورت میں بھی سجدہ سہو کرنا واجب ہوجاتا ہے۔ سلام پھیرنے سے پہلے شک ہوگیا کہ نہ جانے تین رکعت پڑھی ہیں یا چار اور اس سوچ بچار میں کافی وقت گزر گیا اور اگر یاد آگیا کہ پوری رکعت پڑھ لی ہیں تو بھی سجدہ سہو ضرور کرنا چاہئے۔ بقیہ نماز کی ادائیگی کے بارے میں بھی یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ رکوع ہو یا سجدہ یعنی ہر فرض اور واجب کی ادائیگی کے درمیان اگر زیادہ تاخیر ہوجائے تو سجدہ سہو کرنا ضروری ہوجاتا ہے۔ اگر دوسری رکعت میں التحیات پڑھ کر اٹھنا تھا مگر درود شریف تک اس سے بھی آگے پڑھ چکنے کے بعد تیسری رکعت کے لئے اٹھنا یاد آیا تو ایسی صورت میں بھی غلطی ہوگئی جس کا ازالہ سجدہ سہو سے کرنا ضروری ہوتا ہے۔ سجدہ سہو کرنے کے بعد اگر پھر غلطی ہوگئی جس سے سجدہ سہو واجب ہوجائے تو دوبارہ سجدہ کی ضرورت نہیں ہوگی پہلا ہی کافی ہوگا، بعض اوقات یوں بھی ہوتا ہے کہ سجدہ سہو تو واجب ہوگیا لیکن ادائیگی کے وقت پھر بھول ہوگئی اور دونوں طرف سلام پھیر دیا گیا ہو لیکن ابھی سینہ قبلہ کی طرف سے نہیں پھیرا گیا اور کسی سے کوئی بات چیت نہیں کی اور اگر سلام پھیرنے کے بعد کلمہ استغفار یا درود شریف پڑھ لیا ہو اور سجدہ سہو یاد آگیا تو پھر بھی سجدہ سہو کرلیا جائے اور نماز کی درستگی ہوجائے گی۔ اگر رکعتیں چار یا تین پڑھنی تھیں مگر دو پڑھ کر غلطی سے سلام پھیر دیا تو اٹھ کر باقی رکعت پڑھنی چاہئیں اور آخری قعدہ میں سجدہ سہو کرنا چاہئے۔ وتر پڑھتے ہوئے اگر تیسری رکعت میں دعائے قنوت پڑھنے کے بجائے پہلی یا دوسری رکعت میں غلطی سے پڑھ لی جائے تو نماز جاری رکھنی چاہئے اور تیسری رکعت میں پڑھ کر سجدہ سہو کرنا چاہئے۔ تیسری رکعت میں اگر کوئی خاتون دعائے قنوت کے بجائے کچھ اور پڑھ لے بعد پھر اسے یاد آجائے تو دعائے قنوت پڑھ لے اس طرح سجدہ سہو کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

اسی طرح فرض نماز پڑھتے وقت اگر کوئی عورت تیسری یا چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ کوئی سورۃ ملا کر پڑھ لے تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔ اسی طرح اگر نماز پڑھتے وقت شک ہوجائے کہ نہ جانے تین پڑھی ہیں یا چار اور یہ شک کبھی کبھار ہو تو نماز پھر سے ادا کرنا چاہئے اور اگر کسی بیماری کی وجہ سے شک پڑنے کی پہلے ہی عادت ہے تو جس طرف دل گواہی دے کہ زیادہ پڑھی ہیں اس کو گمان کرکے کہ میں نے چار پڑھ لی ہیں یا پوری پڑھ لی ہیں اور کوئی اور رکعات پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

بعض اوقات یوں ہوتا ہے کہ نماز پڑھ چکنے کے بعد شک ہوجاتا ہے کہ نہ معلوم تین رکعتیں پڑھی تھیں یا چار پڑھی تھیں تو ایسی صورت میں شک کی ضرورت نہیں نماز ہوجائے گی لیکن اگر ٹھیک یاد آجائے کہ چار کے بجائے تین ہی پڑھی ہیں تو چاہئے کہ پھر کھڑے ہوکر ایک رکعت مزید پڑھ لی جائے اور سجدہ سہو کرلیا جائے۔ نماز شروع کرتے وقت اگر کوئی عورت "سبحانک اللھم" پڑھنا بھول جائے یا رکوع میں جاکر "سبحان ربی العظیم" اور سجدہ میں "سبحان ربی الاعلیٰ" نہیں پڑھے یا رکوع سے اٹھ کر "سمع اللہ لمن حمدہ" پڑھنا یاد نہیں رہا۔ نیت باندھتے وقت ہاتھ اٹھانے کا خیال نہیں رہا۔ اخیر قعدہ میں درود شریف یا دعا نہیں پڑھ سکی اس کے بغیر ہی سلام پھیر دیا تو ان تمام صورتوں میں سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ جن چیزوں کے بھول جانے سے سجدہ سہو واجب ہوجاتا ہے اگر کوئی نمازی جان بوجھ کر ان کو ترک کردے تو سجدہ سہو واجب ہونے کے بجائے دوبارہ نماز پڑھنا ضروری ہوجاتا ہے اور اگر سجدہ سہو کر بھی لیا جائے تو بھی نماز دوبارہ پڑھنی پڑے گی۔ سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں "عبدہ ورسولہ" تک پڑھ کر دائیں طرف سلام پھیرنے کے بعد "اللہ اکبر" کہتے ہوئے سجدہ میں جانا چاہئے اور "سبحان ربی الاعلیٰ" کم از کم تین مرتبہ پڑھ کر اللہ اکبر پڑھتے ہوئے اٹھنا چاہئے اور قدرے بیٹھ کر دوبارہ اسی طرح سجدہ اور سجدہ کی تسبیح پڑھ کر اللہ اکبر کہہ کر بیٹھ جانا چاہئے اور پھر شروع سے التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں جانب سلام پھیر دینا چاہئے۔

تیار جوشاندہ

ہمدرد کی جوشینا

نئے میٹلائزڈ ساشے میں نباتاتی اجزاء اور روغنیات کے شفا بخش قدرتی خواص مکمل طور پر محفوظ

زیادہ پُرتاثیر، زیادہ پُرافادیت

نزلہ، زکام، کھانسی اور گلے کی خراش کے علاج کے لیے قدرت کے شفا خانے میں جوشاندے کے نباتاتی اجزاء کی افادیت صدیوں سے مسلّم ہے۔ تحقیق و تجربات کی روشنی میں جدید طریقے سے حاصل کردہ جوشاندے کا خلاصہ "جوشینا" نہ صرف نزلہ، زکام، کھانسی، گلے کی خراش اور ان کے باعث ہونے والے بخار کا تدارک کرتی ہے بلکہ ان تکالیف کے خلاف قوتِ مدافعت میں بھی اضافہ کرتی ہے۔

گھر ہو یا دفتر نزلہ، زکام، کھانسی اور گلے کی خراش سے نجات کے لیے ہمدرد کی جوشینا کا ایک ساشے گرم پانی کے ایک کپ میں حل کیجیے، جوشاندے کی ایک مؤثر خوراک تیار ہے۔ نہ جوشاندہ اُبالنے کی زحمت، نہ چھاننے کا تردّد۔

نزلہ زکام — جوشینا سے آرام

ہمدرد

مدینۃ الحکمۃ: تعلیم، سائنس اور ثقافت کا عالمی منصوبہ۔

Adaris-HMD/J-1/95

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت سے تعاون

شفاعتِ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعے مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت' دارالتصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ "ختم نبوت" کے ذریعے قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقات جاریہ میں شرکت کے لئے

زکوۃ' صدقات' خیرات' فطرہ' عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو عنایت فرمائیں

(نوٹ) رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے پر مصرف میں لایا جاسکے

ترسیل زر کا پتہ : دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

- فون 514122- فیکس 542277

(نوٹ) مجلس کے مقامی دفاتر میں رقوم جمع کراکر مرکزی رسید حاصل کرسکتے ہیں

کراچی کے احباب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر

جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم۔اے جناح روڈ کراچی میں رقوم جمع کراسکتے ہیں

رابطہ :

دفتر کراچی فون 7780337- فیکس 7780340